اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللّٰه

از افادات اخی جناب حاجی الحرمین مولانا مولوی عطا محمد صاحب حنفی چشتی صابری گورکھپوری

الجمعة

بہ سعی بتمام و اہتمام بلیغ اذل انام گمنام خاکسار حکیم برہم

مطبع حکیم برہم واقع گورکھپور صوبۂ متحدہ آگرہ و اودھ میں چھپا

اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ

از افادات جناب حاجی الحرمین مولانا مولوی عطا محمد صاحب حنفی چشتی صابری گورکھپوری



بہ سعی تمام در اہتمام بلیغ اذل انام گمنام خاکسار حکیم برہم

مطبع حکیم برہم واقع گورکھپور صوبۂ متحدہ اگرہ و اودھ میں چھپا



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥ امابعد خاکسار ابوسعید عطا محمد حنفی چشتی صابری ولد حاجی مولوی محمد باب اللہ حنفی قادری مرحوم گورکھپوری بخدمت شریف جمیع مسلمانان متبع دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص مجدد السنہ مشرقیہ سید احمد حسن صاحب شوکت میرٹھی گذارش کرتا ہے کہ اللہ پاک جو احکم الحاکمین و رب العالمین ہے ہم سب کو اپنی رحمت کاملہ سے تعلیم فرماتا ہے کہ ہم سے اس طرح دعا کیا کرو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ٥ ترجمہ دکھلاؤ ہم سب کو راہ سیدھی۔ اُن لوگون کی راہ جن پر تو نے انعام و فضل کیا نہ اُن لوگون کی راہ جن پر تو نے غضب کیا اور نہ بھکنے والے گمراہون کی۔ اور فرمایا رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ ٥ ترجمہ اے رب ہمارے ہم ایمان لائے اُسپر جو تو نے اُتارا یعنی قرآن پاک پر اور ہم تابع ہو گئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اُنکے قول و فعل کی تبعیت

کی تو لکھ لے ہمکو ماننے والون مین۔یعنی اپنے اور اپنے رسول کے تابعین مین۔

پس یہی طریقہ پسندیدۂ خدا اور رسول ہے۔جو کوئی سیدھی راہ سے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے منحرف ہوا وہی مغضوب علیہم مین داخل ہوا اور انعام و فضل الٰہی سے دور رہا۔

چونکہ شوکت میرٹھی متذکرۂ بالا نے

ایک مضمون لمبا چوڑا اخبار مشرق کے پرچہ مورخہ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء مین نماز جمعہ کے لیے تعطیل کے بارے مین یہ دیا۔کہ

سال پیوستہ احمدیون کی طرف سے تحریک ہوئی تھی کہ نماز جمعہ کی تعطیل ملنے کے لیے ہز مجسٹی ملک معظم کے حضور ایام دربار تاجپوشی مین درخواست بھیجی جائے۔ مگر چونکہ احمدیون کا نام تھا لہذا مسلمانون نے توجہ نہ کی۔اور عدم توجہی کی وجہ ظاہر ہے۔پس وہ تحریک ہوا مین اڑ گئی۔آج کل ندوۃ العلما کی طرف سے مندرجۂ بالا درخواست نہ بھیجنے کی پھر زور و شور سے تحریک ہو رہی ہے۔حالانکہ قرآن مین مروجۂ نماز جمعہ کا کہین حکم نہین۔آیہ اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ مین الجمعہ کے معنی ہمارے علما بالکل نہین سمجھے۔ہم آگے چلکر خود قرآن سے یہ معنی سمجھائینگے۔بالفعل علما یہ بتائین کہ جمعہ کی نماز پانچوین نماز ہے یا چھٹی۔چھ نمازون کا تو حکم نہین۔اگر پانچوین ہے تو ظہر کی نماز کس نے منسوخ کردی۔کیا رسول سلام علیہ نے۔توبہ توبہ کیا وہ خدا سے بھی بڑھ کر ہین کہ عبادات کی تعیین یا تنسیخ فرمائین حالانکہ رسول بھی منجملہ عباد اللہ ہین۔تو قرآن مجید جس طرح ہم پر اترا ہے اسی طرح

رسول پر اُترا ہے - جابجا انزلنا الیکم اور انزلنا علیکم وارد ہے
کل مومنون مین رسول بھی شامل ہین - دوم خدا تعالی اپنا حکم منسوخ نہین کرتا -
پڑھو وفصلناہ علی علم الآیہ - یعنی ہمنے قرآن کو اپنے ازلی ابدی علم کے
موافق مفصل کیا ہے یعنی ہمکو ازل سے ابدتک سب کچھ معلوم ہے - اور
ما فرطنا فی الکتاب من شئی الآیہ یعنی ہمنے قرآن مین کوئی کمی بیشی نہین
کی - اور پڑھو تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ
الآیہ - یعنی اے رسول صلعم تیرے رب کا کلمہ (قرآن) از روے صدق
و عدل پورا ہوچکا ہے - اُسکے کلمات (احکام) کا کوئی بدلنے والا نہین -
اب اگر کسی حکم کے منسوخ ہونے کی ضرورت ہوئی تو معاذ اللہ خدا تعالی بھی
جہل اور غلطی کا ویسا ہی مورد ہے - جیسے سب انسان اور اُسکو ہرگز ازل و
وابد تک کا علم نہین - بلکہ تجربہ کا محتاج ہے جیسی دنیوی گورنمنٹین - کہ جب
تجربہ سے کوئی قانون مضر ثابت ہوتا ہے تو منسوخ کردیا جاتا ہے - اور جو
علما نسخ قرآن کے قائل ہین وہ یہ آیہ لے دوڑتے ہین ما ننسخ من اٰیۃ
او ننسہا فات بخیر منہا او مثلہا یعنی جب ہم کوئی آیہ منسوخ کردیتے
ہین یا بھلا دیتے ہین تو اُس سے بہتر یا اُسکے مثل دیتے ہین - یہان آیت سے
مراد آیات قدرت ہین جو رات دن بدلتی رہتی ہین - کبھی خزان ہے کبھی بہار
کبھی گرما ہے کبھی سرما ہے - کبھی قحط ہے کبھی ارزانی ہے وغیرہ - اور خود انسان
ہمیشہ بدلتے رہتے ہین - کبھی بچے ہین کبھی جوان ہین - کبھی بوڑھے ہین - کبھی خوش
ہین کبھی غمگین ہین - انسان اپنے ارادون مین بدلتا رہتا ہے - اور قرآن مین

آیات سے مراد اکثر آیات قدرت ہین پڑھو ان فی ذلک لآیات لاولی الالباب اور ان فی ذلک لآیات لقوم یعقلون اور وفیہ آیات بینات مقام ابراھیم - اگر ماننسخ مین آیۃ سے مراد آیہ قرآنی لی جائیگی تو لامبدل لکلماتہ الایہ سے تعارض وتخالف ہوگا - جو کلام الٰہی مین محال ہے - افسوس ہے کہ علما بالکل تعارض وتناقض کا خیال نہین کرتے جو انسانی کلام مین بھی بھاری قباحت ہے - چہ جائیکہ خدا کے کلام مین -

پس یہ تو ثابت ہوچکا کہ جمعہ کی نماز سے ظہر کی نماز کو رسول تو کیا منسوخ کریگا خود خدا اپنے وعدے کے موافق منسوخ نہین کرسکتا - اب یہ تبلائیے کہ نماز جمعہ کا وقت کون سا ہے - کیونکہ خدا تعالی نے قرآن مین ہر نماز کا وقت بتا دیا ہے - پڑھو ان الصلوۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا الایہ یعنی مومنون پر نماز وقت پر فرض ہوئی ہے - اور پڑھو اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقران الفجر - دیکھیے پانچون وقت خدا نے بتا دیے - اور توضیح ملیجے فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب من اللیل فسبحہ وادبار السجود اور پڑھیے ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک اور قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ تعجب ہے کہ خدا تعالی نے تہجد کا بھی وقت بتا دیا - جو نفل ہے نہ کہ فرض - مگر جمعہ کی نماز کا وقت نہ بتایا جو مسلمانون کے نزدیک تمام نمازون سے زیادہ مہتم بالشان ہے اور جو

بارہ ہزار نمازون کا ثواب عطا کرتی ہے - اگر کہیے کہ جمعہ کی نماز ظہر کی قائم مقام ہے تو یہ بھی قرآن سے بتائیے کہ جمعہ کے روز ظہر کی نماز نہ پڑھو اور وہ منسوخ ہو گئی - پھر جمعہ کی فرض تو دو اور ظہر کی چار - یہ عجب قائم مقامی ہے - اور اکثر مسلمان نماز جمعہ کے بعد ظہر کی نماز بھی پڑھ لیتے ہین جس کا نام احتیاط الظہر رکھ چھوڑا ہے - گویا ایک وقت مین دو نمازین - جو لوگ جمعہ کے بعد ظہر کی نماز بھی پڑھ لیتے ہین - ان کا عقیدہ ہے کہ ہندوستان دار الحرب ہے - کیونکہ یہان خلیفۂ اسلام نہین جو مسلمانون کا امام بنے نہ اسلامی حکومت ہے - یہ عقیدہ بالکل لغو اور فاسد اور خلاف قرآن ہے - اول تو ہندوستان کو دار الحرب کہنا ظلم ہے - کیونکہ برٹش گورنمنٹ نہ صرف اسلام کی بلکہ تمام مذاہب کی محافظ ہے - چہ جائیکہ ادائے فرائض کی مزاحم ہو - یہ برٹش گورنمنٹ پر بڑا دلشکن اتہام ہے -

دوم - قرآن مین خلیفہ (حاکم) ہونے کی یہ شرط نہین کہ مسلمان ہی ہو - بلکہ یہ حکم ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم الایہ یعنی اطاعت کرو خدا کی اور رسول (قرآن) کی اور حاکم کی جو تم مین سے (کل انسانون مین سے) ہو خواہ کسی فرقے کسی مذہب سے ہو - کیونکہ قرآن کا خطاب کل دنیا کی جانب ہے اور اُسکی صفت کافۃ للناس جمیعاً ہے - نہ کہ صرف مسلمانون کی جانب - ورنہ ہدایت عامہ نہوگی - نہ قرآن کی صفت ہوگی ھدی للعالمین اور ھدی للناس اور رحمۃ للعالمین ٹھہرے گی - پس اس صورت مین جمعہ کی نماز شکیہ ہوئی یعنی نماز جمعہ خدا کے

یہان قبول ہنوئی - توظہر کی نماز ہو ہی جائیگی - واہ کیا کہنا ہے - خدا کی عبادت اور شکیہ و احتیاطی - اِس سے صاف ثابت ہے کہ جمعہ کی نماز جسکا اسقدر اہتمام کیا جاتا ہے اور گورنمنٹ مین مورین بھیجا جاتا ہے - خود مسلمانون کے نزدیک ضروری نہین - نہ دوسری نمازون کی طرح فرض - سوم قرآن مین نماز پڑھانے کے لیے امامت کا بھی وجود نہین - بلکہ وارکعوامع الراکعین ہے - یعنی نمازیون کے ساتھ (باہم ملکر) نماز پڑھو نہ کہ وارکعوا خلف الراکعین یعنی نمازیون کے پیچھے نماز پڑھو - امامت مین علما و مشائخ کی معاش ہے نماز پڑھانے کی اجرت یا تنخواہ لینا از روے قرآن حرام ہے پڑھو لا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا - الآیہ یعنی نہ خریدو میری آیتین تھوڑی سی قیمت پر - خود دنیا اور اُسکا تمام مال و متاع قلیل ہی ہے -

پس جب خدا نے جمعہ کی نماز کا وقت نہین بتایا توظہر کے وقت کیون پڑھی جاتی ہے - صبح کے نو یا دس بجے کیون نہین پڑھتے - جیسے عیدین کی نماز گیارہ بجے پڑھتے ہین - حالانکہ قرآن مین عیدین کی نماز بھی نہین - یہ بھی ایجاد ہے - رسول اللہ سلام علیہ نے بجز قرآنی نماز کے کوئی نماز عمر بھر نہین پڑھی - یہ آپ پر بہتان اور طوفان ہے - وہ تو صرف پیغام پہونچانے والے تھے - نہ کہ دین مین تصرف و مداخلت کرنے والے - بات یہ ہے کہ جس نے رسول کے معنی سمجھ لیے اُس نے سب کچھ سمجھ لیا - ذرا غور کرنا چاہیے کہ جب خدا نے رات دن کی پانچ نمازین فرض کردین

اور اُنکے اوقات بتا دیے تو اب کسی دن کے مقرر کرنے کی کیا ضرورت ہے
اب سمجھنا چاہیے کہ آیہ اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ مین جمعہ سے
کیا مراد ہے - ناظرین یہ بحث غور سے سمجھین - نہ کہ سرسری جمعہ جمع سے ماخوذ
ہے اور لغت مین جمعہ کے معنی مشتے از خرما یعنی مٹھی بھر چھوہارے کے ہین -
پس یوم الجمعہ کے معنی ہوے مجمع یا فراہم ہونے کا دن - خواہ ہفتہ بھر مین
کوئی دن ہو - اور خواہ کسی نماز کا وقت پانچون نمازون مین سے ہو - مراد
یہ ہے کہ انہین پانچون نمازون مین سے دن کی کسی نماز کے وقت اپنے اپنے
محلہ کی مسجدون مین جمع ہوکر نماز پڑھا کرو - اور اُسوقت کاروبار تجارت چھوڑ
دیا کرو - تم مین اخوت و اتحاد کی زیادتی ہوگی - خدا کے ذکر (تبلیغ قران) سے
ایمان مستحکم ہوگا - یہ نہین کہ تمام مسجدین چھوڑ کر کسی ایک مسجد مین جمع ہو اور باقی
مسجدون کو ویران اور بے رونق کرو - کیونکہ مسجدون کی آبادی نماز اور
نمازیون سے ہے - اِس صورت مین مذکورۂ بالا اعتراضون مین سے کوئی
اعتراض نہین پڑسکتا - بہتر ہے کہ نماز صبح پر اس حکم کی تعمیل کیجاے - نماز
کے بعد نو بجے تک بہت اچھی طرح ذکر اللہ (درس و وعظ) ہو سکتا ہے -
مسلمانون مین خلوص و اخوت کو ترقی ہو سکتی ہے اور سرکاری کامون مین
بھی ہرج نہین ہو سکتا -

مولوی شبلی صاحب کا یہ طرہ لگانا کہ جمعہ کے روز عام تعطیل ہوا کرے -
یعنی ہنود بھی اس تعطیل مین شامل ہون حیرت مین ڈالتا ہے - کیا ہنود نے
بھی یہ خواہش کی ہے اور میموریل پر کیا ہنود سے بھی دستخط کرائے جائین گے

مان نہ مان مین تیرا مہمان - گورنمنٹ مین یہ تجویز ہرگز چلتی نظر نہین آتی - کیونکہ دفاتر اور کچہریون کے کاروبار مین بڑا ہرج ہوگا -

قرآن کی بات ہمارے علما اور مشائخ کی سمجھ مین تو ہرگز نہ آئیگی - جن کو انسانی قصے کہانیون نے چرلیا ہے البتہ وہ مسلمان ضرور سمجھ جائین گے جو صرف قرآنی آیات اور قرآنی ارشادات کو واجب العمل سمجھتے ہین - اور اسکے سوا تمام انسانی کتابون کو آیہ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث کے ذیل مین داخل کرتے ہین -

اگر کوئی صاحب جواب دین تو ہماری طرح صرف قرآن سے دین اس لیے کہ احادیث کو کوئی مسلمان نہین مانتا - سنیون کی حدیثون کو شیعہ نہین مانتے - اور علی العکس - علی ہذا - جبریہ - قدریہ - معتزلہ - خوارج وغیرہ سب کی حدیثین جدا جدا ہین -

نیتجہ یہ کہ حدیثون کو کوئی نہین مانتا - یہی حال چارون اماموں کی فقہ کا ہے، کتب فقہ مین جا بجا خلافاً للشافعی - خلافاً لابیحنیفہ - خلافاً لمالک - وغیرہ لکھا ہے - گویا اسلام جس سے عبارت ہے وہ اختلاف کا مجموعہ ہے - بھلا بہتر مذاہب مین سے کوئی گروہ بھی ایسا ہے جو قرآن کی بعض آیتون کو مانتا ہو اور بعض کو نہ مانتا ہو - حدیثین موضوع بھی ہین - جعلی بھی ہین ضعیف بھی ہین - بھلا قرآن کی بھی کوئی آیہ تیرہ سو برس مین موضوع یا ضعیف ہوئی - مگر افسوس ہے کہ قرآن ہی کو سب نے چھوڑ رکھا ہے جسکی صفت نور و کتاب مبین اور لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ من ظلمت

الی النور ہے - اور جسکی نسبت ارشاد ہے تلک ایات اللہ نتلوھا علیک بالحق فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یومنون - الایہ - ترجمہ ای رسول یہ آیتین ہم خود تجھ پر پڑھ رہے ہین - پس اب خدا اور اُسکی آیتون کے بعد منکرین کس حدیث پر ایمان لائینگے - اور خود رسول صلعم کو حکم ہے قل انما امرت ان اتلوا القرآن یعنی کہدے اے رسول مین بس یہ حکم دیا گیا ہون کہ قرآن کے سوا کچھ نہ پڑھون - اللہ اکبر - خود خدا قرآن پڑھتا ہے - رسول قرآن پڑھتا ہے اور مسلمان نہین پڑھتے - انا للہ وانا الیہ راجعون ان آیتون سے صاف ثابت ہے کہ کسی کتاب یا وظیفہ کا (کتاب اللہ کے سوا) یہ سمجھکر پڑھنا کہ یہ دین کی کتاب ہے - یا دین کا وظیفہ ہے بالکل شرک فی الحکم اور اسپر اصرار کفر ہی - اعاذنا اللہ منہ -

مجدد دلستہ مشرقیہ - سید احمد حسن شوکت - میرٹھ -

یہ سب عبارت مندرجۂ بالا مولانا شوکت کی ہے اور اب اسکا جواب ناظرین ملاحظہ فرمائین - اسکا ایک جواب مختصر سا پہلے اخبار مشرق مین بتاریخ ۵ مئی ۱۹۱۳ء کو دیا جو بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۱۳ء کے پرچہ مین شائع ہوا - اور دوسرا جواب مفصل بطریق رسالہ لکھا -

چونکہ یہ معاملہ مذہبی ہے اگر خاموشی کیجائے تو عوام مسلمین کی گمراہی کا باعث ہے اور اسلام مین فتنہ برپا ہوتا ہے - اس لیے قلم اُٹھایا اور حسب حکم مولانا شوکت کے قرآن پاک سے جواب لکھا - اللہ پاک فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ۰ ترجمہ اور جو لوگ محنت و کوشش کرینگے ہماری راہ مین البتہ ہم اُن کو دکھائینگے اپنی راہ - اسوجہ سے اس بارہ مین محنت و کوشش کرکے لکھنا شروع

کیا۔ کہ خداوند کریم اپنی راہ دکھاوے اور اُسپر قائم رکھے اور اس سے دوسرے مسلمانون کو گمراہی سے بچائے۔ پس قبل جواب لکھنے کے ایک تبصرہ کا لکھنا ضروری ہے تاکہ ہر شخص کی چشم بصیرت راہ حق مین کشادہ و روشن ہو اور ضلالت و ہدایت مین تمیز ہوسکے بعون اللہ تعالیٰ و نصرتہ

تبصرہ

فرمایا اللہ جل شانہ نے سورہ آل عمران رکوع (۱) مین هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ ط وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ ۰ **ترجمہ** وہی ہے جسنے اُتاری تجھپر کتاب اُسمین بعض آیتین پکی ہین سو جڑ ہین کتاب کی اور دوسری ہین کئی طرف ملتی۔ سو جنکے دل پھرے ہوے ہین وہ لگتے ہین اُنکی ڈھب والیون مین۔ تلاش کرتے ہین گمراہی اور تلاش کرتے ہین اُنکی کل بٹھانی۔ اور اُنکی کل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے اور جو مضبوط علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم اسپر یقین لائے۔ سب کچھ ہمارے رب کیطرف سے ہے اور سمجھانے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اے محمد یہ کتاب جو تجھ پر نازل ہوئی اسمین بعض آیات بہت مضبوط ہین اور بعضی کئی طرف ملتی ہین یعنی جنکے دل پھرے ہوے ہین خدا سے وہ اسمین تلاش کرتے ہین اپنا خبیث مطلب نکالنا جیسے بہتر فرقے ہین گمراہ کہ اسی قرآن سے سند لیتے ہین اور ہر ایک نے اپنے مطلب پر کل بٹھا کر معنے

سمجھ رکھے ہین اور ہمیشہ فساد چاہتے ہین لیکن اُن آیات کی کُل کوئی نہین جانتا۔ سوائے اللہ کے۔ پس اُن آیات کی تفسیر وبیان بذریعہ وحی خفی یعنی الہام کے رسول پاک کو تعلیم دی اور جو مضبوط علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم اُس پر یقین لائے سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور فسادی نہین سمجھتے کہ عقل نہین۔

اور پانچوین پارہ سورہ نساء رکوع (۱) مین ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَۃَ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ۝ کیا تو نے نہ دیکھی جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب سے خریدتے ہین گمراہی اور چاہتے ہین کہ تم بھی بہک جاؤ راہ سے۔ اس آیت مین صاف صاف اللہ پاک نے فرمایا کہ جن لوگون نے قرآن کا کچھ مطلب اپنے ڈھب کا پایا پس وہ نیم ملا ہونے کے سبب سے گمراہ ہوے اور چاہتے ہین کہ دوسرے مسلمانون کو بھی گمراہ کرین۔

واضح ہو کہ شریعت اسلام کا خطاب عقل پر ہے اس لیے بالضرور ماننا پڑتا ہے کہ اسلام کا کوئی مسئلہ عقل کے خلاف نہین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم مین صاف لکھا ہے کہ خدا ہر ایک بات معقول پیش کرتا ہے اور کسی بات کے قبول کرنے کے لیے جبر نہین کرتا۔ چنانچہ پارہ ۳ رکوع ۸ مین وہ فرماتا ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ ترجمہ نہین تکلیف دیتا ہے اللہ کسی نفس کو۔ مگر وہ جو اس سے ہو سکے۔ یعنی خداتعالی انسانی نفوس کو اُنکی وسعت علمی سے زیادہ کسی بات کو قبول کرنیکے لیے تکلیف نہین دیتا بلکہ وہ عقیدے پیش کرتا ہے جنکا سمجھنا انسان کی حد استعداد مین داخل ہے۔ تاکہ اُسکے حکم تکلیف مالا یطاق مین داخل نہون۔ قرآن کریم مین جسقدر عقائد اور اصول اور احکام خداوند تعالی نے پیش کیے ہین اُنمین سے کوئی بھی ایسا امر نہین

جسمین زبردستی اور تحکم ہو جیسا کہ وہ فرماتا ہے ھٰذَا ذِکْرٌ مُّبَارَكٌ (۱/۱۴) یعنی قرآن بابرکت ہے کوئی نئی چیز نہین لایا بلکہ جو کچھ انسان کی فطرت اور صحیفہ قدرت مین بھرا پڑا ہے اُسکو یاد دلاتا ہے اور فرماتا ہے لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (۳/۲) یعنی دین اسلام کوئی بات جبر سے منوانا نہین چاہتا بلکہ ہر ایک بات پر دلائل پیش کرتا ہے۔ معقول کے علاوہ علم منقول وسماعی کی طرف بھی توجہ دلائی اور اسکو ضائع نہین کیا بلکہ اسکو بھی ذریعۂ حصول علم الیقین بتایا چنانچہ خدا تعالیٰ دوزخیون کی حکایت کرتا ہے قَالُوْا لَوْ کُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ (۲۹/۱) یعنی دوزخی کہین گے کہ اگر ہم عقلمند ہوتے اور مذہب اور عقیدہ کو معقول طریقون سے آزماتے یا کامل عقلمندون اور محققون کی تحریرون اور تقریرون کو توجہ سے سُنتے تو آج دوزخ مین نہ پڑتے۔ اِس آیت مین علم معقول کے علاوہ صحت وتصدیق علم سماعی کی طرف بھی اشارہ ہے کہ انسان کانون کے ذریعہ سے بھی علم الیقین حاصل کرسکتا ہے۔ مثلاً ہم نے لندن تو نہین دیکھا۔ صرف دیکھنے والون سے اس شہر کا وجود سنا ہے مگر کیا ہم شک کرسکتے ہین کہ شاید ان سب نے جھوٹ بول دیا ہوگا۔ ہم نے عالمگیر بادشاہ کا زمانہ نہین پایا اور نہ عالمگیر کی شکل دیکھی ہے۔ مگر کیا ہمین اس بات مین شک ہوسکتا ہے کہ عالمگیر چغتائی بادشاہون مین ایک بادشاہ نہ تھا۔

ایسا یقین کیون حاصل ہوا۔ اسکا جواب یہی ہے کہ صرف سماع کے تواتر سے بس اسمین کچھ شک نہین کہ سماع بھی علم الیقین کے مرتبہ تک پہونچاتا ہے۔ چنانچہ اسی سماع کے تواتر سے ہم قرآن پاک کو بھی قرآن منزل مانتے ہین۔ ورنہ بعض فرقہ کہتے ہین کہ وہ قرآن جو رسول پاک پر نازل ہوا تھا اُسکو حضرت عثمان غنی رضؓ خلیفہ سوم نے جلادیا

اور یہ قرآن اُن کا جمع کیا ہوا ہے اسمین تحریف وترمیم کی گئی ہے اسکی تحقیق وجانچ ہمکو بذریعہ آثار و اخبار صحیحہ کے معلوم ہوئی پس جن اصول سے قرآن کو ہمنے خدا کا کلام معلوم کیا اُنھین اصول سے حدیث کو رسول کا کلام معلوم کیا۔ اگر سماع کے تواتر سے انکار کرین تو قرآن سے بھی محروم ہوتے ہین۔ ماسوا اسکے قرآن کریم مین دلون کو روشن کرنے کے لیے ایک روحانی خاصیت بھی ہے جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے وشفاءٌ لِمَا فِی الصُّدُوْرِ (۱۱/۱) یعنی قرآن کریم دلون کو روشن کرنے کے لیے اپنی روحانی خاصیت سے تمام دلی بیماریون شکوک وشبہات کو دور کرتا ہے اس لیے اسکو منقولی کتاب نہین کہہ سکتے بلکہ وہ اعلی درجہ کے معقولی دلائل اپنے ساتھ رکھتا ہے اور ایک چمکتا ہوا نور اُس مین پایا جاتا ہے۔ تمام آسمانی کتابون سے قرآن کریم کے افضل وممتاز ہونے کی منجملہ اور وجوہات کے ایک یہ بھی ہے کہ وہ عقائد واحکام کے بارے مین عقل کو مخاطب کرتا ہے اور خلاف وعناد کیصورتون مین اُسی کو حکم قرار دیتا ہے۔ اُسنے جس عقیدہ وحکم کو ثابت کیا ہے یا جسکی تردید کی ہے دلیل عقلی سے کی ہے اور انسان کی شرافت وکرامت بوجہ عقل ہی قرار دیگئی ہے۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین دِیْنُ الْمَرْءِ عَقْلُهٗ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ لَا دِیْنَ لَهٗ یعنی آدمی کا دین اُسکی عقل کے ذریعہ درست ہوتا ہے جسکو عقل نہین اُسکا کوئی دین نہین۔ اور ایک دوسری حدیث مین مذکور ہے اَفْلَحَ مَنْ رُزِقَ لُبًّا یعنی جسکو عقل عطا ہوئی وہ کامیاب ہوگیا۔

خرد افسر شہریاران بود | خرد زیور نامداران بود
خرد زندہ جاودانی شناس | خرد مایۂ زندگانی شناس
چہ گفت آن ہنرمند مرد خرد | کہ دانا ز گفتار او برخورد

جبکہ یہ بات ثابت و مسلم ہو چکی کہ شریعت کا خطاب عقل پر ہے تو پھر بالضرور ماننا پڑا کہ احکام شریعت بھی معقول صورتون مین وارد ہوے ہین غیر معقول نہین ہین۔ اسیوجہ سے عاقل و بالغ مکلف شرعی ہا مجنون و نابالغ مکلف نہین کہ اُنکو عقل صحیح نہین ہے۔

صحت عقل کا معیار و طریق استنباط

یہ تو ہم لکھ چکے ہین کہ شریعت کا خطاب عقل صحیح پر ہے۔ عقل حامل اور شریعت محمول ہے۔ مگر انسان کی صحت عقل کا بھی کوئی معیار چاہیے ورنہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جن باتون کو بعض ناقص العقل لوگ معقول سمجھ بیٹھتے ہین وہ حماقت اور مالیخولیا اور جنون و خیالات ناقصہ انسانیہ کا مجموعہ ثابت ہوتا ہے۔

عقل کان با کبر می دارند خلق　　ہست حمق و عقل پندارند خلق
کبر شہر عقل را ویران کند　　عاقلان را گمرہ و نادان کند

عقلی مذاہب مختلفہ و طرائق شتی کو دیکھکر عدل اس امر کا مقتضی ہوا کہ انسانی عقل کی صحت و سقم جانچنے کے لیے کوئی معیار ہو اور معیار بھی اُسکا مقرر کردہ ہو جو اُسکا خالق ہوا۔ سو اُس کا خالق خدائتعالی اور معیار صحت عقل اُسکا کلام ہے جسکو وحی جلی و خفی یعنی قرآن کریم و احادیث نبویہ کہتے ہین کیونکہ محض انسانی عقلین جنکی موافقت نور وحی سے نہو سکے وہ دینی معاملات کے سمجھنے مین لغزش کھا جاتی ہین۔ اگر بجز اقتباس نور وحی و بیرتو آفتاب نبوت محض انسانی عقلین راست و صحیح ہوتین تو دنیا کے صدہا مذاہب باطلہ کے پیرو جو اپنے تراشیدہ خیالات و من گڑھت عندیات کو موافق عقل سلیم سمجھے بیٹھے ہین اُنکو صحیح و درست کہنا پڑتا۔ اور نہ اُنمین اسقدر طویل و عریض اختلافات ہوتے۔

اسی واسطے اس امر مین ہمین بھی ہدایت ملی ہے کہ دینی معاملات مین خالق عقول کے کلام اور اُسکے منور کیے ہوئے چراغ جسکو سراجاً منیرا فرمایا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے نور سے باہر نہ نکلین تاکہ آمیزش خیالات نفسانیہ کی تاریکی مین داخل ہونے سے ہماری عقل افراط وتفریط کی موجب نہو

عقل در اسرار حق بس نارساست — اپنچہ گہ گہ می رسد ہم از خداست
اندرون خویش را روشن مدان — اپنچہ می تابد بتابد ز آسمان
سرکشی از حق کہ من دانا دلم — حاجت وحیش ندارم عاقلم
لغزشش تو حاجتے پیدا کند — درد می عقل ترا رسوا کند
چون ز آموزش خرد را یافتی — پس ز تعلیمش چرا سر تافتی

عقل کی مثال آئینہ کی ہے مگر کوئی آئینہ بغیر نور آفتاب چہرہ نما نہین ہوسکتا۔ عقل کی مثال آنکھ کی ہے جسکے ذریعہ سیاہ وسفید وغیرہ ہر رنگ کی تمیز ہوسکتی ہے مگر کوئی آنکھ بجز شعاع آفتاب کچھ دیکھ نہین سکتی۔ پس جس طرح جسمانی آنکھ وآئینہ مین بغیر امداد نور آفتاب کچھ دیکھا نہین جاسکتا۔ ایسا ہی روحانی چشم عقل کا حال ہے کہ وہ روحانی آفتاب کے بغیر کور ہے۔ جس انسان کا اعتقادی وعملی رخ آفتاب نبوت سے پھرا ہوا ہو اُسکی چشم عقل نابینا ہے اُسکا حال اُس شخص کا سا ہے جو بیابان مین شب تار مین راہ راست نہ دیکھنے سے حیران وسرگردان رہ جائے۔ ہم ہر ایک بات کی تحقیق عقل ہی کے ذریعہ کرسکتے ہین۔ ہم تم سب آنکھون ہی سے دیکھتے ہین مگر آفتاب کی بھی ضرورت ہے۔ کانون ہی سے سنتے ہین مگر ہوا کی بھی حاجت ہے آفتاب چھپا تو بس اندھے بیٹھے رہو کانون کو ہوا سے ڈھانک لو تو بس سننے سے چھٹی ہوئی۔

حاجتِ نوری بود ہر چشم را | این چنین افتاد قانون خدا
چشم بینا بے خور تابان کہ دید | کے چنین چشمی خداوند آفرید
تافتن رو از خور تابان کہ من | خود برآرم روشنی از خویشتن
عالمی را کور کرد است این خیال | سرنگون افگند در چاہ ضلال
ناز بر فطنت مکن گر فطنتی ست | در رہ تو این خردمندی تہی ست
چون نیاید کس زیر تاب آفتاب | کے فتد بر تو شعاعی در حجاب
منتہای عقل تعلیم خدا است | ہر صداقت را ظہور از انبیا ست
با زبان حال گوید روزگار | ای قصیر العمر گیر آموزگار
از کس و ناکس بیاموزی فنون | عار داری زان حکیم بیچگون
طبع زاد ناکسان ہم ناقص است | گر ترا گوشی بود حرفی بس است

جیساکہ انسان کی ہر چیز محدود ہے ایسا ہی اُسکی عقل و تجربہ بھی محدود ہے ایک حد تک پہونچ کر عقل ماندہ ہو جاتی ہے آگے نہین جا سکتی - لہذا ایسی حالت مین خدا نے انسان کی دستگیری کے لیے اپنا الہام و کلام (حدیث و قرآن) مقرر کیا - ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ زہری سے وحی کے معنی پوچھے گئے - اُنھون نے فرمایا وحی وہ ہے جسکو ڈالے اللہ دل مین اپنے کسی نبی کے اور وہ نبی اُسکو دل نشین کر کے لکھے اور اُسکے ساتھ تکلم بلفظہ کرے - اس طرح کی وحی کو کلام اللہ کہتے ہین - اور ایک شکل وحی کی یہ ہے کہ نبی ساتھ اُسکے تکلم بلفظہ نہ کرے اور نہ کسی کے لیے لکھے اور نہ لکھنے کا حکم دے - لیکن آدمیون سے بطور تذکرہ کے کہے اور یہ بھی اُن لوگون سے بیان کرے کہ اللہ نے اُسکے بیان اور اُسکی تبلیغ کا حکم دیا ہے خلاصہ یہ کہ وحی

الی الانبیا کی ایک قسم کلام اللہ کہی جاتی ہے اور دوسری قسم کو کلام اللہ نہین کہتے۔
فاضل امام سیوطی نے تصریح کی ہے کہ دوسری قسم کو سنت (حدیث) کہتے ہین اور حدیث
دو طرح کی ہے۔قولی و فعلی۔قولی وہ ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اور فعلی وہ ہے جو خود کیا۔یا صحابہ نے کیا اور آپ نے دیکھ کر یا سُنکر سکوت کیا منع
نہ فرمایا اور یہ سب قابل اتباع ہین۔پس قال اللہ (قرآن) قال الرسول (حدیث)
و قول و فعل صحابہ (اجماع) یہی شریعت محمدی و دین اسلام ہے۔ان تینون کی اتباع کا
اللہ پاک قرآن کریم مین ارشاد فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا
الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی اے ایمان والو فرمانبرداری کرو اللہ کی (قرآن)
اور فرمانبرداری کرو رسول کی (حدیث) اور فرمانبرداری کرو اولی الامر منکم کی (اجماع)
اس آیت مین ایماندارون پر تین قسم کی تابعداری فرض کی گئی۔اللہ کی۔رسول کی صلحاء
حکم کی۔اس آیت مین اولی الامر منکم ہی کافی تھے۔مگر لفظ منکم سے تصریح ہوگئی کہ وہ حاکم
تم مین سے ہو یعنی مومن نہ کافر چنانچہ قرآن نے خود اس آیت کی تفسیر یون فرمائی ہے
یَعْلَمُہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ یعنی اولی الامر مجتہدین و مستنبطین ہین اور
ہر ایک مستنبط بھی نہین بلکہ لفظ منہم سے تبعیض و تخصیص ثابت ہوئی۔خلاصہ یہ کہ
صحابہ و تابعین نے اولی الامر سے مجتہدین کی اطاعت فرض و واجب ٹھہرائی ہے۔
اور غیر مقلدون کا یہ کہنا کہ سوائے خدا و رسول کے اور کی تابعداری شرک و بدعت ہے
کسقدر دروغ بے فروغ ہے۔

مولانا شوکت نے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے بھی انکار کیا۔
اور حدیث کا پڑھنا شرک کہا اور اسپر اصرار کفر ٹھہرایا۔اور اولی الامر سے مطلق

حاکم مراد لیا - چاہے وہ کسی مذہب کا ہو - حکام دو قسم کے ہین - کفار و مشرکین - دوسرے مسلمانان صادقین تو قسم اول کی شان مین تو صاف وارد ہے - وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ - هُمُ الْكَافِرُوْنَ - هُمُ الْفَاسِقُوْنَ - یعنی وہ حاکم جو نہ حکم کرے مطابق اُسکے جو اُتارا اللہ نے پس وہ حاکم کافر و ظالم و فاسق ہین - باقی رہی قسم ثانی - سو وہ بھی دو قسم پر ہین - اہل علم صادقین مومنین - دوسرے جہلا و فاسق فاجر سو اگر قسم اول یعنی علماء صادقین ہین تو بیشک ہم بھی کہتے ہین کہ علماء مجتہدین ہین - و اگر مراد تمہاری قسم ثانی ہے تو فاسقون فاجرون کی متابعت تمہارے نزدیک فرض ہوگی - واقعی تمہارے امام ایسے ہی مناسب ہین - افسوس غیر مقلدون اور اہل قرآن کو علم سے محرومی تو تھی ہی عقل سے بھی یہ بیچارے معطل کیے گئے ہین - آج تک اُنکو اولی الامر کے معنی بھی نہین آئے - وجہ کیا یہ لوگ نجات المومنین پڑھ کر فاضلون کا مقابلہ کرتے ہین اگر بدقسمتی سے تفسیر محمدی یا نسائی پڑھی تو بس ڈبل مجتہد بلکہ ڈیڑھ گز اسپر اور بھی بڑھ گئے اور جس نے قرآن کا اُردو ترجمہ پڑھ لیا وہ قرآن کریم کو خوب سمجھ گیا - اہل قرآن ہو کر مجدد بن گئے - اصل بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مبارک مین امیر و قاضی و حاکم خوب عالم دین مومن صادق مقرر ہوتے تھے بے علم و فاسق کو امیر کرتے ہی نہ تھے - پس وہی اولی الامر ہین جنکی اتباع واجب ہے اُنھین کی اطاعت کا حکم ہوا اس لیے اب بھی وہ حاکم فی الدین ہوگا جو عالم کامل اور مومن صادق ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ کرنا خدا کی نافرمانی ہے - حکم ہوتا ہے أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ یعنی نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور تابعداری و اطاعت کرو رسول کی شاید تم پر رحم کیا جائے -

چونکہ طریقہ نماز و حساب و نصاب زکوۃ قرآن سے نہین معلوم ہوسکتا۔ اسلیے حکم ہوا کہ
اطاعت کرو رسول کی جس طرح وہ بتادین کرو کیونکہ ہمنے اُن کو اچھی تعلیم دی ہے۔ چنانچہ
عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى شاہد ہے یعنی آنحضرت صلعم کو تعلیم دی ہے زبردست قوت والے
نے۔ اور سب باتین خوب طرح سے بتادی ہین۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ؕ یعنی جو باتین آپ نہ جانتے تھے وہ سب اللہ پاک نے
آپکو سکھادین اور اللہ کا فضل آپ پر بہت بڑا ہے۔ اور یہ بھی خیال نہ کرو کہ رسول اپنی طرف
سے کچھ کہین گے ایسا ہرگز نہین ہے ہم اُنکو الہام کے ذریعہ بتادیتے ہین چنانچہ فرمایا وَمَا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یعنی وہ اپنی خواہش سے بات نہین کرتے
بلکہ الہام و وحی کے ذریعہ سے کہتے ہین۔ اور زیادہ تصریح اسکی دوسری آیت سے ہوتی ہے
کہ فرمایا سورۂ طہٰ مین وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ یعنی اے
رسول قرآن کے سمجھانے مین جلدی نہ کرو قبل اسکے کہ حکم (فیصلہ) کرے تجھ پر اسکی وحی۔
اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ قرآنی احکام اکثر مجمل ہین اُنکی تفسیر بذریعہ وحی آپ کو
تعلیم دی گئی۔ اور آپنے اُسکی تفسیر فرمادی۔ اُسی تفسیر کو حدیث کہتے ہین۔ دوسری آیۃ پڑھیے
فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ پس جب پڑھین ہم اُسکو (قران) پس
پیروی کر ہمارے پڑھنے کی بعد اُسکے بیشک ہم پر واجب ہے اُسکا بیان کرنا۔ ثم ان علینا
بیانہ صاف بتاتا ہے کہ قرآن کی تفسیر بذریعہ وحی خفی یا الہام آپکو تعلیم دی اور وہی بیان
حدیث ہے۔ اور پڑھیے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۚ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ
یعنی بیشک اُتارا ہم نے تجھ پر قرآن آہستہ آہستہ۔ پس صبر کرو واسطے حکم پروردگار اپنے
کے۔ دوسرا جملہ صاف بتاتا ہے کہ قرآن کی تفسیر ضروری ہے جسکے لیے حکم ہوتا ہے کہ صبر

کرو کہ ہم تمکو مفصل حکم دین - اور فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ - یعنی جس نے اطاعت کی رسول کی اُسنے اطاعت کی اللہ کی - پھر حکم ہوتا ہے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ یعنی جس نے نافرمانی کی اللہ و رسول کی یعنی اللہ کا حکم نہ مانا اور رسول کی اطاعت نہ کی پس وہ بیشک گمراہ ہوگیا کھلی ہوئی گمراہی -

خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید

اور دیکھیے ارشاد ہوتا ہے اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى یعنی کیا انسان شتر بے مہار بننا چاہتا ہے - دیکھیے حکم ہوتا ہے لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا یعنی بعد اصلاح ملک کے ملک مین فتنہ و فساد نہ ڈالو - یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مبارک مین دین درست ہوگیا - جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے - اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ یعنی دین اسلام کو ہم نے تمہارے لیے کامل و پورا کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی - اب اُسمین فتنہ و فساد برپا کرنا منہی عنہ ہے - لہذا ارشاد ہوتا ہے وَمَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ یعنی جو کوئی تابعداری و پیروی کرے مومنون کے راستہ کے سوا دوسرے راستہ کی تو ہم اُسکو دوزخ مین بُری جگہ دینگے - اس سے بھی زیادہ تشدد کا حکم سنیے وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ یعنی جس بات حق کو مسلمان مان چکے پھر اُسمین مفسدین کا جھگڑا اٹھانا یہ دوزخیون اور مغضوب علیہم کا کام ہے - یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ جب اہل اسلام کسی بات پر اجماع کر لین تو اُسکو توڑنا اور مخالفت کرنا حرام ہے اسی لیے ارشاد ہوتا ہے وَاعْتَصِمُوْا

بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا - یعنی تم سب ملکر اللہ کی رسی مضبوط پکڑ و اور تفرقہ نہ ڈالو - بلکہ تمکو کوئی مسئلہ نہ معلوم ہو یا سمجھ مین نہ آئے تو اہل ذکر سے پوچھ لو جیسا کہ فرمایا فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی پوچھ لو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے ہو - اہل ذکر سے مراد علما و مجتہدین ہین - اور اتباع و تقلید کا حکم پرور دگار نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ۝ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کرو - اور تمام مسلمانون کو حکم دیا کہ رسول کی اتباع کرو اور مجتہدین کی -

خدا نے اس دین کا نام اسلام رکھا ہے - اسلام کے معنی گرویدہ شدن و باور کردن و قبول و تسلیم نمودن - اور اسلام نے جو امورات ارشاد فرمائے ہین اُن مین بھی تسلیم و قبول کی خوشبو پائی جاتی ہے - مثلاً اولاد اپنے والدین کی پابند - رعایا اپنے بادشاہ کے حکم پر پابند - عورت اپنے شوہر کی پابند - مقتدی اپنے امام کے پابند - قافلہ اپنے رہبر و رہنما کا پابند - جاہل اپنے عالم کا پابند - غلام اپنے آقا کا پابند غیر مجتہد اپنے مجتہد کا پابند - فوج اپنے سردار کی پابند - مریض اپنے حکیم کا پابند - شاگرد اپنے اُستاد کا پابند وغیرہ وغیرہ -

پس ثابت ہوا کہ اسلام پابندی سکھاتا ہے نہ کہ آزادی - انگریز جب اول ہندوستان مین آئے تو دیکھا کہ مسلمان اپنے احکام اور امورات مذہبی کے سخت پابند ہین تو انکو آزادی پر قائم کرنا چاہیے پس خوب عمدگی سے آزادی دیدی اور غیر مقلد بنانا شروع کیا اور سب سے زیادہ اسمین علیگڈھ نیچری نے حصہ لیکر بہت اہل ایمان کو برباد کیا - یہان تک نوبت نیچریون کی آئی کہ نبی برحق کی تقلید کو ترک کر کے

آزاد ہو گئے۔ جیسا کہ عیسائی فرقہ نے اپنا اصلی دین و مذہب جو حضرت مسیح چھوڑ گئے تھے ترک کر کے نیا مذہب از خود ایجاد کر کے اُسکا نام دین مسیحی رکھا ہے۔ اسی طرح نیچریون نے بھی نیا دین تیار کر کے اصلی دین کو نہ صرف چھوڑا بلکہ اسلام کو نفرت سے دیکھتے ہین۔

ایک فرقہ چکڑالوی نکلا ہے یہ آریون کا بھائی ہے جیسا آریون نے شاستر اور پران کو قصہ کہانی کہکر چھوڑ دیا اور محض وید کو کتاب آسمانی جان کر اختیار کیا ویسا ہی چکڑالوی نے احادیث و فقہ و تصوف کو قصہ کہانی بنایا اور اُن سب سے انکار بلکہ اُن کا پڑھنا شرک اور اسپر اصرار کفر قرار دیا محض قرآن کو اختیار کیا۔ ہمارے مولانا شوکت صاحب میرٹھی بھی اُسی فرقہ مین معلوم ہوتے ہین اور مسلمانی کے پردہ مین دین اسلام کی بربادی کے درپے ہوے ہین۔

مولوی نذیر حسین دہلوی کو تو بہانہ کافی تھا۔ اُنھون نے اور بھی متانت سے خلق اللہ کو گمراہ کر کے غیر مقلد بنایا۔ یہ فرقہ اُس حدتک بڑھ گیا کہ اب حدیثون کو مسخری کرتے ہین۔ رسول پاک کی شان گھٹادی مسلمانون کے دل سے اُنکی عظمت اُنکا اعتقاد اُنکی محبت کم کردی۔ پناہ بخدا۔

ایک لطیفہ بھی قابل ذکر ہے کہ کسی غیر مقلد کو کسی نے کہا کہ بالفرض اگر تمام انبیا حضور علیہ السلام کے وقت موجود ہوتے تو تو اُسوقت کیا کرتا۔ کیونکہ اُسوقت تو صرف ایک حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ہی تقلید کافی تھی تو جواب دیا کہ مین تو نبی کی تقلید کو بھی بُرا سمجھتا ہون۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

اب دیکھیے غیر مقلدون کی حالت کہان پہونچی ہے خدا سب کو اماماں دین کا پکا مقلد بنا دے۔ آمین۔

ہمارے ناظرین یہ چند امور جو تبصرہ مین مذکور ہوے انکو اچھی طرح بار بار پڑھ کر ذہن نشین کرلین۔

اب جو مولانا شوکت کا جواب لکھا جائیگا وہ اُنکے خیال وعقیدے کے بموجب ہوگا۔ البتہ اس سے مقلدین کو یہ معلوم ہوجائیگا کہ بلا تقلید ائمہ مجتہدین قرآن پاک کا مطلب اور اتباع رسول کریم حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔

جواب مولانا شوکت میرٹھی کا

قولہ سے مراد عبارت شوکت جو مندرجہ اخبار مذکورۂ بالا ہے۔ اور اقول سے مراد جواب ہے۔

قولہ قرآن مین مروجہ نماز جمعہ کا کہین حکم نہین۔ آیہ اذا نودی للصلوٰۃ فی یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ مین الجمعہ کے معنی ہمارے علما بالکل نہین سمجھے۔ **اقول** اگر اسلامیہ حکومت ہوتی تو اس سمجھ کا فیصلہ قرار واقعی کرتی۔ اب انگریزی حکومت مین ہر مذہب والے کو آزادی ہے۔ جسکے جو جی مین آئے لکھے۔ جاہل عالم بنے اور عالم کو جاہل بنائے۔ ضرب المثل ہے۔ نیم حکیم خطرۂ جان نیم ملا خطرۂ ایمان۔

قولہ بالفعل علما یہ بتائین کہ جمعہ کی نماز پانچوین نماز ہے یا چھٹی۔ چھ نمازون کا تو حکم نہین۔ اگر پانچوین ہے تو ظہر کی نماز کس نے منسوخ کردی۔ رسول سلام علیہ نے۔ **اقول** پانچوین اور چھٹی نماز قرآن مین کہان ہے۔ قرآن مین تو دو ہی نماز فرض ہے۔ حسب عقیدۂ مولانا شوکت۔ روزانہ ایک نماز اور ہفتہ مین جمعہ کی ایک نماز۔ قرآن مین پانچ نماز کہان ہین۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا۔ ان پانچون نمازون کا نام اور

وقت تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بانی شریعت و رشارع علیہ السلام ہین بموجب الہام یعنی وحی خفی تعین فرمایا - مولانا کو اتباع رسول سے انکار ہے اور حدیث کو مانتے نہین پھر کہان سے پانچ نماز فرض کر کے جمعہ کو چھٹی نماز بتاتے ہین - حالانکہ تمام قرآن مین لفظ صلوۃ واحد ہے - جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی وقت نماز فرض ہے اور اُسکا وقت بھی قرآن مین ایک بتایا گیا اور اذان بھی ایک ہی نماز کے لیے ثابت ہے دیکھیے تمام قرآن کی آیات ذیل مین ہین -

ف اگر ایک ہی نماز ہوتی تو حضور اسکے لیے لاتقربوا الصلوات ارشاد ہوتا نہ کہ ایک نماز مین نفی ہو اور باقی مین منع نہو

پارہ	سورہ	رکوع	آیات
۱	بقرہ	۱	یقیمون الصلوۃ
″	″	۵	اقیموا الصلوۃ
″	″	″	واستعینوا بالصبر والصلوۃ
″	″	″	انہا لکبیرۃ - (ضمیر واحد ہے)
″	″	۱۰	واقیموا الصلوۃ
″	″	۱۳	واقیموا الصلوۃ
۲	″	۱۹	بالصبر والصلوۃ
″	″	۲۲	اقام الصلوۃ
۳	″	۳۸	واقاموا الصلوۃ
″	النساء	۷	لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکارےٰ (ترجمہ) یعنی مت قریب جاؤ تم نماز کے نشہ کی حالت مین -
۵	″	۱۱	اقیموا الصلوۃ

پارہ	سورہ	رکوع	آیات
۵	النساء	۱۵	واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰة
〃	〃	〃	فاذا قضیتم الصلوٰة
〃	〃	〃	فاقیموا الصلوٰة
〃	〃	۲۱	واذا قاموا الی الصلوٰة
۶	〃	۲۲	والمقیمین الصلوٰة
〃	المائدہ	۲	اذا قمتم الی الصلوٰة
〃	〃	۳	لئن اقمتم الصلوٰة
〃	〃	۸	یقیمون الصلوٰة
〃	〃	۹	اذا نادیتم الی الصلوٰة
۷	〃	۱۲	عن ذکر اللہ وعن الصلوٰة
〃	الانعام	۹	وان اقیموا الصلوٰة
〃	〃	〃	وہم علی صلاتہم یحافظون
۸	〃	۲۰	قل ان صلاتی ونسکی ۔
۹	الاعراف	۲۱	واقاموا الصلوٰة
〃	الانفال	۱	الذین یقیمون الصلوٰة
۱۰	التوبہ	۲	فان تابوا واقاموا الصلوٰة
〃	〃	۳	واقام الصلوٰة
〃	〃	۷	ولا یاتون الصلوٰة

پارہ	سورہ	رکوع	آیات
۱۰	التوبہ	۹	ویقیمون الصلوۃ
۱۱	یونس	۹	واقیموا الصلوۃ
۱۲	ہود	۸	قالو یشعیب اصلاتک تامرک
۱۳	الرعد	۳	واقاموا الصلوۃ
〃	ابراہیم	۵	یقیموا الصلوۃ
〃	〃	۶	لیقیموا الصلوۃ
〃	〃	〃	رب اجعلنی مقیم الصلوۃ
۱۵	بنی اسرائیل	۱۲	ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا
۱۶	مریم	۲	واوصٰنی بالصلوۃ
〃	〃	۴	وکان یامر اہلہ بالصلوۃ
〃	〃	〃	اضاعوا الصلوۃ
〃	طٰہٰ	۱	واقم الصلوۃ لذکری
〃	〃	۸	وامر اہلک بالصلوۃ
۱۷	الانبیاء	۵	واقام الصلوۃ
〃	الحج	۵	والمقیمی الصلوۃ
〃	〃	۶	اقاموا الصلوۃ
〃	〃	〃	فاقیموا الصلوۃ
۱۸	المومنون	۱	قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون
〃	النور	۵	واقام الصلوۃ

پارہ	سورہ	رکوع	
۱۸	النور	۷	واقیموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ
۱۹	النمل	۱	لیقیمون الصلوۃ
۲۱	العنکبوت	۵	واقم الصلوۃ
"	"	"	ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء
"	الروم	۴	واقیموا الصلوۃ
"	لقمان	۱	الذین یقیمون الصلوۃ
"	"	۲	یا بُنَیَّ اقم الصلوۃ
۲۲	الاحزاب	۴	واقمن الصلوۃ
"	فاطر	۴	واقاموا الصلوۃ
۲۵	الشوریٰ	۴	واقاموا الصلوۃ
۲۸	المجادلہ	۲	فاقیموا الصلوۃ
۲۹	المعارج	۱	الا المصلین الذین ہم عن صلاتہم دائمون
"	"	"	والذین ہم علیٰ صلاتہم یحافظون
"	مزمل	۲	واقیموا الصلوۃ
۳۰	البینہ	۱	ویقیموا الصلوۃ
"	الماعون	"	عن صلاتہم ساہون

دیکھیے تمام قرآن سے ایک ہی نماز بلفظ واحد ثابت ہوتی ہے اور کہین بلفظ خمسہ یا اربعہ یا ثلاثہ تعداد بھی نہین بتائی گئی اور وقت بھی ایک ہی نماز کا بتایا جاتا ہے

دیکھیے پارہ پنجم سورۃ النساء رکوع ۱۵ مین اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ہ یعنی نماز مومنون پر فرض ہے وقت مقررہ پر۔ صلوۃ واحد۔ کانت واحد۔ کتاب بمعنی مکتوب واحد۔ موقوت اسم مفعول واحد۔

اسکا وقت بھی دیکھیے صاف صاف بتا دیا گیا۔ پڑھیے پارہ پندرہ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۹ مین اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا ہ یعنی قائم کرو نماز کو غروب آفتاب سے اندھیری رات تک اور قرآن پڑھ فجر کو۔ بیشک فجر کا قرآن پڑھنا مشہود ہے۔ یعنی حاضر ہے۔ چونکہ فجر کا وقت اطمینان قلب کا ہے اُسوقت قرآن پڑھنے مین دل حاضر رہتا ہے۔

اب دیکھیے لغت منتہی الارب جو مجموعہ ہے صراح و قاموس وغیرہ کا اُسمین ہے۔ دُلُوْكٌ۔ دَلَکَتِ الشَّمْسُ دُلُوْکًا۔ فروشد یا زرد رنگ گردید یا برگشت آفتاب کما قولہ تعالی اقم الصلوۃ لدلوک الشمس۔ یراد بہ زوالہا عن کبد السماء۔ وغروبہا ایضا وصلہ اللیل۔ غَسَقٌ۔ غَسَقَ اللیل غَسَقًا یعنی نیک تاریک گشت شب۔

غَاسِقٌ۔ ماہ یا شب وقت غروب شفق یا تاریکی بعد از غروب شفق ومنہ قولہ تعالی ومن شر غاسق اذا وقب یعنی از بدی شب چون درآید یا تاریک گردد۔

پس معلوم ہوا کہ وقت نماز غروب آفتاب سے تاریکی شب تک ہے اور دیکھیے اذان کے لیے بھی ایک ہی نماز کے واسطے حکم ہوا۔ اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ یعنی جب اذان دو تم نماز کے لیے۔ صلوۃ لفظ واحد فرمایا نہ صلوات بلفظ جمع۔

طریقہ نماز

قرآن مین نماز پڑھنے کا طریقہ یہی بتایا گیا۔ اقم الصلوۃ۔ وارکعوا۔ واسجدوا۔ یعنی

قیام ورکوع وسجود۔ نہ قومہ ہے نہ قعدہ نہ تعداد سجدہ نہ تعداد رکعت۔

اور نماز مین پڑہین کیا اُسکے لیے ارشاد ہوتا ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنی پس پڑھو قرآن مین سے وہ جو تمکو آسان معلوم ہو یعنی ایک آیہ یا ایک سورہ چھوٹی یا ٹبری جسقدر تمکو خوب یاد ہو اور آسان معلوم ہو۔

بیان تسبیح

فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے پارہ ۲۶ سورہ قٓ رکوع ۳ مین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ وَمِنَ الَّيْلِ ط فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ یعنی اور تسبیح ٹرھ اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی سبحان اللہ بحمدہ کہہ قبل طلوع آفتاب (فجر) اور قبل غروب (عصر) اور تھوڑی رات مین (عشا) یہ وقت تسبیح کا بتاکر حکم فرمایا فسبحہ یعنی پس تسبیح ٹرھ اُسکی اور بعد سجدون کے یعنی نماز روزانہ کے بعد اور تہجد کے بعد اور نماز جمعہ کے بعد۔

شریعت مین چند الفاظ ذیل اصطلاحی ومرادی معنی مین مستعمل ہین۔

تسبیح۔ سبحان اللہ کہنا۔ تحمید۔ الحمد للہ کہنا۔ تہلیل۔ لا الٰہ الا اللہ کہنا۔ تکبیر۔ اللہ اکبر کہنا۔ تعوذ۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا۔ ثنا۔ سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الٰہ غیرک کہنا۔ استرجاع۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا۔ پس سبح بحمد ربک کے معنی سبحان اللہ بحمدہ کہنا ظاہر ہے۔

ادبار السجود مین سجود جمع ہے۔ اِسلیے کہ نمازین تین ہین۔ ایک روزانہ اور ایک تہجد اور ایک جمعہ۔ جن مین دو فرض ہین اور ایک تہجد نفل ہے اور تین سجدہ جمع ہوا

اس لیے ادبار السجود فرمایا۔ تسبیح کے اوقات مین اور آیتون سے بھی ثبوت ملتا ہے چنانچہ
پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ رکوع ۸ مین ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا
وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ الآیہ۔ اس آیہ کا ترجمہ بزبان فارسی
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ملاحظہ ہو۔ وتسبیح گو یا حمد پروردگار خویش
پیش از برآوردن آفتاب وپیش از غروب آن وبعض ساعتہاے شب واطراف روز تسبیح گو
یعنی قبل غروب آفتاب وبعد غروب وبعض ساعت شب مین سبحان اللہ بحمدہ کہو اور اطراف
نہار یعنی صبح وشام فقط سبحان اللہ کہو۔ اور پارہ ۱۲ سورہ ہود رکوع ۱۰ مین ہے وَأَقِمِ
الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ ۝ صلوٰۃ بمعنی دعا ورحمت یعنی دعا پڑھ دن کے دونون جانب
(قبل طلوع الشمس وقبل غروب کیونکہ غروب سے غسق اللیل تک نماز کا وقت ہے) اور
کچھ رات مین (عشا) بیشک نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو یہ نصیحت ہے ذکر کرنیوالون کے
لیے۔ اور تہجد کے لیے وقت بتایا۔ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ
أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ یعنی
رات کو اُٹھو مگر قلیل (تھوڑی رات تمام رات نہین) نصف رات یا اُسمین تھوڑی گھٹادو
یا بڑھادو (تمہاری خوشی پر ہے جبر نہین) اور آہستہ صاف صاف قرآن پڑھو۔ اور اس
نماز تہجد کو نفل قرار دیا جیسا کہ فرمایا وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ یعنی رات کو
تہجد پڑھ اپنے لیے نفل۔

مولانا اگر غور فرمائین تو تنسیخ کا مسئلہ ان دونون آیت سے (جو خود مولانا نے تہجد
کے ثبوت مین پیش کی ہے اور مسئلہ تنسیخ سے انکار کیا) ثابت ہوتا ہے اور مولانا کو

ایک حکم کا منسوخ ہونا ماننا پڑیگا - دیکھیے قم اللیل مین قم امر کا صیغہ ہے جس سے فرضیت ثابت ہے - اور نافلۃ لک سے نفل قرار پائی ان دونون مین تناقض ہے کیونکہ ایک ہی نماز تہجد کی فرض بھی ہو اور نفل بھی یہ محال ہے چونکہ پہلے نماز تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی - دوسری آیت سے نفل ہوگئی اور فرضیت منسوخ ہوگئی - اور پارہ ۳۰ سورۂ فتح مین ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ٥ پس سبحان اللہ بحمدہ کہو اور استغفر اللہ ربی کہو بیشک خدا توجہ کرنیوالا ہے -

اب سمجھنا چاہیے کہ نماز و تسبیح و تحمید پڑھنا اور اُس سے دعا و استغفار کرنا بھی بندگی و عبادت ہے اسکے اوقات روزانہ پانچ ہین حسب تفصیل ذیل -

(۱) قبل طلوع الشمس - فجر } تسبیح و دعا و استغفار کے لیے -
(۲) قبل غروب - عصر }

(۳) غروب شمس سے غسق اللیل تک - مغرب } نماز فرض -

(۴) من آناء اللیل کچھ حصہ رات مین - عشا } تسبیح و دعا کے لیے -

(۵) نصف رات - تہجد } نماز نفل و تسبیح و استغفار کے لیے -

یہ پانچوین نماز نفل ہے باقی چار وقت فرض ہین - نماز و تسبیح وغیرہ کے لیے

نماز جمعہ

اب لیجیے نماز جمعہ کی فرضیت قرآن پاک سے -

قولہ اب سمجھنا چاہیے کہ آیہ اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ مین جمعہ سے کیا مراد ہے - ناظرین یہ بحث غور سے سمجھین نہ کہ سرسری - جمعہ جمع سے ماخوذ ہے

اور لغت مین جمعہ کے معنی مشتے از خرما یعنی مٹھی بھر چھوہارے کے ہین - پس یوم الجمعہ کے معنی ہوے مجمع یا فراہم ہونے کا دن -

اقول ہمارے مولانا اپنی سمجھ کی خوبی کو ناظرین کے سامنے کس دعوی کے ساتھ پیش کرتے ہین اور اُسکو بغور سمجھنے کے لیے توجہ دلاتے ہین اور اسی سمجھ کے اعتماد پر پہلے لکھ چکے ہین - ناظرین کو یاد ہوگا کہ اسکے معنی ہمارے علما بالکل نہین سمجھے ہم آگے چلکر خود قرآن سے یہ معنی سمجھائینگے -

لہذا مین بھی ناظرین کو توجہ دلاتا ہون کہ مولانا کی تحقیق اور اس ناچیز کی تحریر دونون کو بغور ملاحظہ فرمائین -

مولانا لکھتے ہین کہ من یوم الجمعہ مین جمعہ جمع سے ماخوذ ہے اور لغت مین جمعہ کے معنی مشتے از خرما - اور نتیجہ نکالا مجمع یا فراہم ہونے کا دن - ماشاء اللہ کیا معقول اجتہاد ہے - سوال از ریسمان و جواب از آسمان - ہمارے مولانا کو علاوہ قرآن کے لغت سے بھی آشنائی ہے - لہذا ہم بھی لغت پیش کرتے ہین اگر ہمارے مولانا منتہی الارب کو جو قاموس و صراح وغیرہ لغات عربیہ کا مجموعہ ہے دیکھ لیتے تو یہ دعوی ہر گز نہ کرتے - لیجیے منتہی الارب لغت کی عبارت پیش کرتا ہون - آپ خود غور کر لین تب ناظرین کو غور کرائین -

جُمُعہ - یَوْمُ الْجُمُعَۃِ - بضمتین روز آدینہ - جمعش جُمُعات -

جُمْعَۃٌ - بضم اول و سکون ثانی بمعنی المجموعۃ - و فی حدیث عمر رضی اللہ عنہ انہ صَلّی المغرب فلمّا انْصَرَفَ دَرَءَ جُمْعَۃً من حصی المسجد ای المجموعۃ -

جَمْع - بالفتح نخل بسیار بار یا درخت خرما جمعش جُمُوع - بمعنی ہمہ و شیر ہر مادہ

شتر و گوسفند کہ پستان او را بستہ باشند۔ و یوم جمع۔ روز عرفہ۔ و ایام جمع۔ روز ہائے منیٰ۔

جُمع۔ بالضم مشت خرما فراہم آوردہ جمعش اَجماع۔

جُمعۃ۔ یک مشت از خرما۔ و بمعنی الفت یُقال اَدَام اللہ جُمعۃَ ما بینکما ای الفت ما بینکما۔ و این ہمہ الفاظ باین معنی بدون الف و لام ہست۔ و بمعنی روز آدینہ بالف و لام۔

دیکھیے مولانا قرآن مین یوم الجُمُعۃِ بضمتین اور بالف و لام ہے جو خاص بمعنی روز آدینہ ہے اور اس لفظ کا دوسرا معنی نہین ہے۔ اور یہ معرفہ عَلَم ہے جو منجملہ سات دن کے عرب مین خاص ایک دن کا نام ہے اور مولانا ہی کے لیے اللہ پاک نے صاف صراحت کے لیے یوم کی قید لگائی اور مع الف و لام یعنی یوم الجمعۃ فرمایا یعنی روز آدینہ۔ ہمارے مولانا نہ لغت سے واقفیت تامہ رکھین و نہ اصطلاح و محاورہ جانین جو زباندانی کے لیے لازمی ہے اور زیادہ حیرت کا مقام یہ ہے کہ مولانا حافظ بھی ہین جسپر الجُمُعۃ و الجُمعۃ مین تمیز نہ کیا قرآن بھی غلط یاد ہے۔

اب آپ لغت ملاحظہ کر چکے لیجیے قرآن پڑھیے اور مطلب سمجھیے۔ حالانکہ کلام الٰہی کا سمجھنا انبیا کا کام ہے جو اُسکے مخاطب ہین اور بغیر نبی کے سمجھائے ہر شخص کلام الٰہی سمجھ نہین سکتا۔ تاہم بغور خیال کیجیے تو پتہ چلے۔ اللہ پاک بتوسط نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مومنون کو فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ اے ایمان والو جب اذان دیجائے نماز جمعہ کے لیے تو دوڑو (جلدی کرو) طرف ذکر خدا کے اور خرید و فروخت (جو ذریعہ معاش ہے) چھوڑ دو یہ سب تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ فاسعوا الی ذکر اللہ سے تاکیدی حکم ہے جسکے فرض ہونے مین

کسی طرح کا شک و شبہہ نہین اور ذروالبیع سے کاروبار تجارت جو عرب مین ذریعہ معاش ہا ہے چھوڑ دینے کا حکم ہے یعنی صاف حکم ہوتا ہے کہ تعطیل کرو اور ایسا تاکیدی حکم کسی اور نماز و فرائض کے لیے نہین ہے جسمین خرید و فروخت چھوڑ دینے کا حکم ہوا ہو پھر فرمایا ذٰلکم خیر لکم - ذٰلکم اسم اشارہ جمع ہے یعنی یہ سب (اذان سُننا نماز کے لیے جلدی چلنا اور کاروبار تجارت چھوڑ دینا) تمھارے لیے بہتر ہے ورنہ خیریت نہین ہے اگر تمکو کچھ علم ہے سمجھ لو اور جان لو۔

پس جمعہ کا فرض ہونا اور اُس روز نماز جمعہ کے لیے تعطیل کرنا ثابت ہوا اس سے انکار کرنا اور کلام الٰہی کا جھوٹلانا کفر ہے۔

پارہ ۷ سورہ مائدہ رکوع ۱۴ مین ہے وَلٰکِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ۰ ترجمہ ولیکن وہ لوگ کہ کافر ہین باندھ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ - اور اُسی پارہ کے سورہ انعام رکوع ۳ مین ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ - اور کون ہے بڑا ظالم اُس شخص سے جو باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ یا جھٹلاوے اُسکی آیتون کو۔

دیکھیے مولانا ان وعیدون کا خیال کیجیے کہین اس بے باکی سے اسکے مصداق نہو جائیے - یہ دنیوی معاملات نہین ہین مذہبی معاملہ اور کلام الٰہی مین دلیری و مبادرت خوب نہین ہے یہ احکم الحاکمین قہار و جبار کا کلام ہے ڈرنا چاہیے۔

اب ناظرین غور فرمائین کہ ہمارے مولانا لکھتے ہین کہ جب خدا نے رات دن کی پانچ نمازین فرض کردین اور اُنکے اوقات بتادیے (نہ کہین پانچ نمازین مفروضہ بتایا و نہ اوقات بتائے) تو اب کسی دن کے مقرر کرنے کی کیا ضرورت ہے - دیکھیے صاف صاف خدا نے

جمعہ کا دن مقرر فرمایا اور تعطیل کا بھی حکم دیا کہ خرید و فروخت بند کر دو۔ چونکہ عرب مین سوائے
تجارت یعنی خرید و فروخت کے دوسرا کار دنیوی جو ذریعہ معاش ہے نہ تھا و نہ ابتک ہے
اسوجہ سے بیع فرمایا کہ سب کار دنیوی اسمین شامل ہین۔ اب رہا وقت نماز جمعہ اِس کے
سمجھنے کو فہم و عقل درکار ہے ذرا غور کرین تو معلوم ہو جائے۔ اللہ پاک فرماتا ہے اذا
نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ۔ مین یوم = بالفتح بمعنی روز جو مقابل ہے لیل کا۔ اس سے
معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن مین اذان دیجائے نہ رات کو اور دن مین بھی بازار و خرید و
فروخت کا وقت۔ تمام جگہ بازار کا وقت بعد دوپہر کے ہوتا ہے۔ پس طلوع آفتاب سے
دوپہر تک تو نکل گیا اب بعد دوپہر سے شام تک باقی رہا اُسمین قبل غروب الشمس ایک
وقت عبادت کا ہے۔ اُسمین دوسری عبادت کو بقول مولانا گنجائش نہین۔ پس اِس
بقیہ دوپہر کو دو حصہ کیا۔ پہلا حصہ یعنی ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک نماز جمعہ کے لیے رہا اور
۳ بجے سے شام تک قبل غروب الشمس کی عبادت کے لیے۔ قیاس بھی اسیکا مقتضی
ہے کہ بازار کے اول وقت نماز ہونی چاہیے۔ ورنہ دوسرے حصہ مین لوگ بازار چلے جائینگے
اور پھر دوکان بند کرنا اور خرید و فروخت بند کرنا بہت دشوار ہے اور اُسمین حرج ہے
ولا حرج فی الدین دین مین حرج نہین۔ پس یہ وقت ہفتہ مین ایک دن جمعہ کا مقرر ہوا اور
وقت بھی بارہ بجے سے تین بجے تک معلوم ہو گیا۔ اب رہی ظہر جسکے منسوخ ہونے کا خیال
مولانا کو ہے۔ مولانا اہل قرآن کہلاتے ہین۔ قرآن مین دکھین کہ ظہر کا وقت یا ظہر کی
نماز کہین ہے۔ قرآن سے تو عبادت کا وقت روزانہ چار ہے اور ہفتہ مین ایک جملہ
عبادت پانچ وقت ہوئی۔ اب اور تشریح دیکھیے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ پارہ ۲ سورہ بقرہ
رکوع ۳۱ مین وَحَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ

قَانِتِيْنَ ٥ یعنی حفاظت کرو نماز و تسبیح و دعا و استغفار کی (جسکے لیے لفظ صلوات مشترکہ ہے) اور صلوۃ الوسطی یعنی بچلی نماز کی جو نماز جمعہ ہے اور تاکیدی فرض ہے اسیوجہ سے صلوۃ الوسطی کی فضیلت زیادہ ہے اور اسکی حفاظت کی بھی تاکید مزید ہے۔ دیکھیے ترتیب۔

(۱) قبل طلوع الشمس۔ فجر

(۲) قبل غروب۔ عصر

(۳) صلوۃ الوسطی۔ نماز جمعہ بوقت ظہر

(۴) غروب شمس سے غسق اللیل تک۔ نماز مغرب

(۵) کچھ حصہ رات مین۔ عشا

ان پانچون وقت کی عبادت کو صلوات بولتے ہین بلفظ جمع جیساکہ پارہ ۱۸ سورۂ مومنون رکوع ۱ مین فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۱۰ اور وہ لوگ جو اپنی عبادتون کی محافظت کرتے ہین یعنی وقت پر ادا کرتے ہین قضا نہین ہونے دیتے۔ نماز و دعا و تسبیح وغیرہ سب کی حفاظت کا بیان لفظ صلوات مین اختصار کے ساتھ فرمایا اور دیکھیے ارشاد ہوتا ہے کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ یعنی ہر ایک نے اُسکی نماز اور تسبیح دونون کو جان لیا۔ اگر یہ کہو کہ صلوۃ کے معنی دعا و رحمت کے کہان سے لائے تو دیکھیے خود قرآن مین ہے۔ پارۂ ۵ سورہ نسا، رکوع ۵ افَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ یعنی پڑھ تو اُنکے واسطے دعا۔ اگر صلوۃ کے معنی نماز کے لیے جائین تو نماز خاص خدا کے لیے ہے اور لھم مین ضمیر جمع مذکر غائب ہے جو خدا کی طرف راجع نہین ہو سکتی پس سوائے دعا و رحمت کے دوسرا معنی نہین ہو سکتا۔ اور فرمایا يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ

آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥ صلوا صیغہ امر ہے صلوٰۃ سے یعنی
اے مومنو درود بھیجو نبی پر اور سلام۔ دوسری جگہ پارہ ۱۱ سورہ توبہ رکوع ۱۳ مین ہے
وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ یعنی دعاے خیر بھیج اُنپر بیشک دعا تیری
اُنکے واسطے تسکین ہے۔

اگر مولانا فقہ وحدیث کو مانتے تو معلوم ہوتا کہ یہی اوقات پانچ نمازون کے ہین
اور جمعہ کی نماز ایسی تاکیدی فرض ہے کہ اُسکے سامنے ظہر ساقط ہو جاتی ہے جیسا
بولتے ہین کہ آب آمد تیمم برخاست۔ پس جو حال تیمم کا پانی کے مقابلہ مین ہے وہی حال
ظہر کا جمعہ کی موجودگی مین ہے پس نماز پانچ ہی رہین۔ چھ کہان ہوئین۔ چونکہ مولانا
فقہ کے منکر ہین اسوجہ سے پانچ چھ کے پھیر مین رہے۔

قولہ اور اکثر مسلمان نماز جمعہ کے بعد ظہر کی نماز بھی پڑھ لیتے ہین جسکا نام
احتیاط الظہر رکھ چھوڑا ہے الخ۔ **اقول** ہم مسلمانون کا ہرگز یہ عقیدہ نہین ہے
کہ ہندوستان دارالحرب ہے اور یہان خلیفہ اسلام نہین جو مسلمانون کا امام ہے
خلیفہ کے معنی قائم مقام پس خلیفہ اسلام علما ہین۔ ہم لوگ کسی عالم کو اپنا امام بناکر
نماز جماعت کے ساتھ جمعہ اور دیگر نماز پڑھتے ہین نماز جمعہ کے لیے خلیفۂ اسلام اور
دارالاسلام یا حکومت اسلامیہ کی ہرگز قید نہین ہے یہ بیجا اعتراض کرکے خود برٹش
گورنمنٹ کے خیرخواہ بنتے ہین۔ اور تمام مسلمانون پر بہتان و الزام قائم کرتے ہین۔
یہ کون مسلمان کہتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ تمام مذاہب کی محافظ نہین ہے اور ادا ے
فرائض کی مزاحم ہے۔

احتیاط الظہر کی اصلیت یہ ہے کہ امام اعظم کے نزدیک نماز جمعہ کی صحت

کے لیے مصر یعنی شہر کا ہونا لازمی ہے دیہات مین جمعہ فرض نہین ہے اسوجہ سے بعض علمائے حنفیہ نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ جہان شہر کے ہونے مین شک ہو احتیاط الظہر بعد جمعہ کے پڑھ لیا کرین اور بعض علما نے اسکو منع کیا ہے کہ شک کی نماز نہین ہوتی اُنکے نزدیک احتیاط الظہر پڑھنا ممنوع ہے۔ چنانچہ مولانا و مرشدنا رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی کے فتاوی مین صاف لکھا ہے کہ احتیاط الظہر پڑھنا نہین چاہیے۔

مولانا نے عجب جھوٹا دعویٰ صغریٰ وکبریٰ قائم کر کے نتیجہ نکالا کہ یہ برٹش گورنمنٹ پر بڑا دلشکن اتہام ہے۔ یہ اتہام خود من گڑھت قائم کرین اور مسلمانون پر اتہام لگائین دعوی مسلمانی کا اور مسلمانون کی مخالفت آریہ سے بڑھ کر۔

قولہ مسلمانون مین خلوص و اخوت کو ترقی ہوسکتی ہے **اقول** آپ مسلمان ہین مولانا ہین حافظ ہین مجدد ہین سید ہین ماشاء اللہ نام بھی احمد حسن ہے اور تمام مشکل کتب اُردو و فارسی کو حل کر چکے افسوس خلوص و اخوت اسلامی کا مسئلہ نہ حل کر سکے۔ آپ سے مسلمانون کو مذہب اسلام مین امداد کی بہت امید تھی۔ برعکس اُسکے آپنے شوکت اسلام کو مٹا کر اپنی شوکت کو ترقی دینا چاہی ذرا گریبان فکر مین سر جھکائیے تو اس مخالفت کا حال معلوم ہو۔ کہ کیونکر اخوت اسلامی کو ترقی دی۔

قولہ دوم قرآن مین خلیفہ (حاکم) ہونے کی یہ شرط نہین کہ مسلمان ہی ہو بلکہ یہ حکم ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم یعنی اطاعت کرو خدا کی و رسول (قرآن) کی۔ اور حاکم کی جو تم مین سے (کل انسان مین سے) ہو خواہ کسی فریق کسی مذہب سے ہو الخ

اقول مولانا قرآن پاک مین تحریف بھی کرتے ہین۔ آپ اللہ و رسول کی دو اطاعتون کو ایک اطاعت یعنی قرآن کی اطاعت مانتے ہین اور اولی الامر منکم سے کل انسان چاہے

کسی فریق کسی مذہب کا ہو- اور وجہ لکھتے ہین کہ قرآن کا خطاب کل دنیا کی جانب ہے
نہ کہ صرف مسلمانون کی جانب - ناظرین مولانا کی تحریف ملاحظہ فرمائین - خدا فرماتا ہے
یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ط
خطاب ہوا ہے مومنون کو اور مولانا نے ندا و منادی یعنی یاایہا الذین آمنوا کو نکال کر
منادی سے انکار کیا اور خود ایجاد کیا کہ قرآن کا خطاب کل دنیا کی جانب ہے - مولانا
چونکہ حافظ بھی کہلاتے ہین اسوجہ سے یہ فراموشی نہین کہی جاسکتی - عمداً قرآن مین تحریف
کی - اور معنی آیۃ کا قصداً اپنی خواہش کے موافق بدل دیا جو موجب کفر ہے - مولانا کو
اپنے ایمان کا بھی خیال نہین -

اطیعوا اللہ مع فعل وارد ہے اور رسول پر دوبارہ اطیعوا فعل کا لانا اور اولی الامر
منکم کو اسپر عطف کرنا دلالت کرتا ہے کہ یہ اطاعت جدا ہے اور منکم مین ضمیر کا مرجع پہلے
ہونا چاہیے جو یاایہا الذین آمنوا ہے جن سے خطاب ہو رہا ہے کل انسان کہان
لکھا ہے جو کم کا مرجع ہو - ورنہ حسب خیال مولانا یون ارشاد ہوتا - اطیعوا اللہ والرسول
واطیعوا اولی الامر من الناس کافۃ جمیعا - تاکہ مولانا کا مطلب ٹھیک ہوتا -

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو رسول صلعم سے انکار ہے اس لیے اطاعت رسول سے
قرآن مراد لیا - اب ہم ایک دوسری آیت پیش کرتے ہین دیکھین مولانا یہان بھی قرآن
مراد لیتے ہین اور رسول سے انکار کرتے ہین - پارہ ۹ سورۂ اعراف مین ہے اٰمِنُوْا
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ
لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝ یعنی ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور ساتھ اسکے رسول کے
جو نبی اُمّی ہے اور وہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور اسکے کلام کے ساتھ اور متابعت

کرو تم اُس نبی امی کی تاکہ تم ہدایت پاؤ - کیا یہان بھی نبی اُمی کو قرآن کہین گے -

قولہ رسول بھی منجملہ عباد اللہ ہین - تو قرآن مجید جس طرح ہم پر اُترا ہے اُسی طرح رسول پر اُترا ہے - کل مومنون مین رسول بھی شامل ہین - **اقول** مولانا کو نبوت کا بھی دعویٰ ہے یعنی قرآن مولانا پر نازل ہوا ہے اور رسول منجملہ عباد اللہ ایک بندہ خدا ہین - کل مومنون مین وہ بھی ایک مومن ہین نعوذ باللہ من ذلک الاعتقاد - مولانا کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نے کبھی نماز بھی نہین پڑھی اور نہ کبھی نماز جمعہ مین شریک ہوے - احادیث سے تو قطعی انکار ہے قرآن کے بھی پابند نہین قرآن کے سمجھنے کا علم بھی نہین اور قرآن بھی یاد نہین - عجب نہین کہ مولانا نے کسی دوسرے مذہب والے سے موافقت کی ہو اور مسلمانی کے پردے مین اسلام کی بیخ کنی کا بیڑا اُٹھایا ہو -

تو کار زمین را نکو ساختی   کہ با وحی افلاک پر داختی

اس حالت مین تو مولانا کو مناسب ہے کہ اپنے القاب بدل دین - پنڈت یا پادری یا اور کوئی خطاب تجویز کرین مولانا و حافظ و مجدد مین سے ایک بھی انکے لیے موزون نہین ہے،

قولہ بہتر ہے کہ نماز صبح پر اس حکم کی تعمیل کیجائے - نماز کے بعد ۹ بجے تک بہت اچھی طرح ذکر اللہ ہو سکتا ہے مسلمانون مین خلوص و اخوت کو ترقی ہو سکتی ہے اور سرکاری کامون مین بھی ہرج نہین ہو سکتا - **اقول** چونکہ قرآن مجید آپ پر نازل ہوا ہے آپ خدا کو اس مصلحت سے آگاہ کیجیے اور اُسکو صلاح دے کے صبح کے وقت نماز جمعہ کا حکم منگا لیجیے اور کہیے کہ صبح کے وقت بازار و خرید و فروخت کا وقت بھی نہین ہے ہماری سرکار کا ہرج بھی نہین ہے جمعہ فجر ہی کے وقت مقرر کر دیا جائے - آپ سرکار کے بہت بڑے خیر خواہ متصور ہون گے - عجب کیا بجاے مولانا کے شمس العلما کا

خطاب پا جائین یا اور کوئی منصب اعلیٰ ملے - رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے بندگان خدا پر دین متین مین بہت آسانیان ہوئین آپ بھی ایک کام آسان کر دیجیے تو معلوم ہو کہ آپنے رسول کے معنی خوب سمجھے -

قولہ سوم قرآن مین نماز پڑھانے کے لیے امامت کا بھی وجود نہین بلکہ وارکعوا مع الراکعین سے ہے یعنی نمازیون کے ساتھ باہم ملکر نماز پڑھو نہ کہ وارکعوا خلف الراکعین یعنی نمازیون کے پیچھے نماز پڑھو **اقول** واہ رے مولانا مین آپکی کن کن باتون کا جواب دون - اسیوجہ سے تو مین نے کہا کہ آپ نے کبھی نماز نہین پڑھی ونہ طریقہ نماز سے واقف - آپ تو عیسائیون کی طرح کا مہمل اعتراض کرتے ہین آپنے قرآن پاک کی خوب قدر کی - وارکعوا مع الراکعین سے جماعت کی تاکید ہے اور اس سے امامت کا بھی وجود ہے - نمازیون کے ساتھ باہم ملکر نماز پڑھین - تو کیا سب کے سب نمازی باہم ملکر قرءۃ بھی کرین حالانکہ قرآن مجید مین صریح حکم ہے - اِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو سب کے سب اُسکو سنو اور خاموش رہو - اِس سے معلوم ہوا کہ ایک آدمی نمازی قرآن پڑھے اور باقی سب نمازی خاموش ہو کر سنین - پس ثابت ہوا کہ جو نمازی قرآن پڑھیگا وہ امام ہوگا اور جو سنین گے اور خاموش رہین گے وہ سب مقتدی کہلائین گے اور آپنے جو خلف الراکعین آیۂ قرآنی مین اصلاح دی اس سے کیا مطلب ہے - دو سو نمازی مین سو نمازی امام ہون اور سو نمازی مقتدی - جب سو امام قرءۃ کرینگے تو اس حکم کا جو خاموشی اور سماعت مین ہے عمل باطل ہوا اور یہ حکم بیکار رہا - اور آپ فرماتے ہین کہ قرآن مین امامت کا بھی وجود نہین - دیکھیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ - یعنی

جسدن پکارین گے ہم ہر ایک شخص کو اُسکے امام کے ساتھ - کہیے قرآن مین امام کا وجود ہے کہ نہین -

قولہ لاتشترو ا بآیاتی ثمنا قلیلا یعنی نہ خرید و میری آیتین تھوڑی سی قیمت پر

اقول اگر آپ بجاے خرید و کے بیچو لکھتے تو مطلب غلط نہ ہوتا - آپکے ترجمہ کی عربی یہ ہوئی لَا تَشْتَرُوْا آیَاتِیْ بِثَمَنٍ قَلِیْلٍ - فرمائیے آپنے قرآنی آیت مین تغیر و تبدل کیا یا نہین - کیا آپکے نزدیک قرآن کا مطلب و معنی غلط کرنا لاباس بہ ہے - لاتشتروا فعل با فاعل ہے - ثمنا قلیلاً موصوف صفت دونون ملکر مفعول بہ ہوا - یعنی مت خرید و تھوڑی قیمت (مال) بآیاتی مین ب حرف جار آیاتی مرکب اضافی مجرور یہ ملکر فعل کا متعلق ہوا - یعنی میری آیتون کے عوض - اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول مین بھی آپ معطوف و معطوف علیہ اور واو حرف عطف کے خواص و فوائد سے بھی بے بہرہ ہین - پس جو کوئی قواعد نہ جانیگا وہ قرآن پاک کا ترجمہ ایسا ہی غلط کرے گا -

قولہ مولوی شبلی صاحب کا یہ طرہ لگانا کہ جمعہ کے روز عام تعطیل ہوا کرے الخ

اقول مولوی شبلی صاحب نے جمعہ کے روز عام تعطیل ہونے کا طرہ لگایا کیا بیجا کیا برٹش گورنمنٹ عالیہ کی فیاضیون کی امید پر تمام مسلمانون کی ہمت بڑھتی ہے کیونکہ ہنود کی تعطیل سے مسلمان مستفید ہوا کرتے ہین اور مسلمانون کی تعطیل سے ہنود مستفید ہوا کرتے ہین مولانا کو اس سے حیرت کیون ہے - ہمیشہ سے تعطیل ایک مذہب والے کے لیے ہوتی ہے اور دوسرے مذہب والے بھی مستفید ہوتے ہین اگر عام تعطیل نہو تو کار سرکاری مین ہرج ہو - البتہ مقام حیرت یہ ہے کہ مولانا کو یہ بھی خبر نہین کہ کچہریون مین ہولی دوالی دسہرہ وغیرہ ہنود کی تعطیل عام ہوتی ہے انگریزی تعطیلات کو ڈنڈے فرادیے

واتوار و بڑے دن وغیرہ کی عام تعطیلون مین ہندو و مسلمان سب مستفید ہوتے ہین کیا یہ سب تعطیل ہر مذہب والے کے اتفاق کرنے پر ہوتی ہے - اور دیکھیے عیدین والوداع و بارہ وفات و شب برات و محرم و بالے کا بیاہ وغیرہ کی تعطیل کہین قرآن مین نہین ہے اُسپر مولانا کو اعتراض نہین اور جمعہ کی تعطیل خود قرآن مین اللہ پاک نے مقرر کی اُسپر مولانا کو سخت اعتراض ہے - مولانا کو دنیاوی کھیل تماشے میلے وغیرہ کی تعطیل مین اعتراض نہین مذہبی امور مین خدا کے احکام سے انکار - اتباع رسول سے انکار - احادیث نبویہ سے انکار - ائمہ مجتہدین سے انکار - مذہبی کتابون سے انکار - کیا یہی شیوہ مسلمانون کا ہے - ہماری برٹش گورنمنٹ عالیہ کے نزدیک تمام دنیا مین مسلمان وہ ہین جنکا مذہب قانون شرع محمدی کے مطابق ہے اور انھین مسلمانون کے لیے یہ قانون شرع محمدی اس حکومت عالیہ مین جاری ہے اور اُنھین مسلمانون کے نزدیک نماز عیدین واجب ہے اور برٹش گورنمنٹ عالیہ نے اُنھین کے لیے تعطیل عام مقرر کی اور مدتہاے دراز سے جاری ہے اُنھین مسلمانون کے نزدیک نماز جمعہ فرض ہے اور عیدین سے زیادہ تر ضروری ہے - مولانا کے نزدیک نہ نماز عیدین واجب وہ نہ نماز جمعہ فرض ہے اور نہ قانون شرع محمدی کے پابند - اُنکی مخالفت اور انکار مسلمانون کے مذہبی امور مین بالکل بے اثر و بیکار ہے جسکو برٹش گورنمنٹ اچھی طرح جانتی ہے - ایسے اعتراض و مخالفت کے دھوکے مین نہین آسکتی -

مولانا آپ سید بنتے ہین اور ہم مسلمان سادات کو آل رسول جانتے ہین اور اُن کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور آپ اپنے جد مکرم یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر و توہین کرتے ہین اور اُنکی شان مین خلاف تہذیب وہ کلام بولتے ہین جو کفار و فساق و فجار کے ساتھ بھی آپ اس طرح ہمکلامی نہین کرسکتے - دیکھیے اپنی تحریر

قولہ ظہر کی نماز کو رسول تو کیا منسوخ کریگا - رسول قرآن پڑھتا ہے اقول کریگا اور پڑھتا ہے اُردو زبان مین کس تعظیم کا کلمہ ہے - باینکہ آپکو مجدد السنۃ المشرقیہ ہونے کا دعوی ہے اور حبیب خدا کی شان معظم مین اس طرح کا کلام - اسیوجہ سے مین نے آپکی شان مین ویسا ہی کلمہ واحد اور ضمیر واحد کا اخبار مشرق مین استعمال کیا کہ شاید آپ کو معلوم ہو کہ یہ کلمہ کیسا ہے ورنہ واحد کو جمع لکھتا - دیکھیے اللہ جل شانہ پارہ ۱۸ سورۂ نور رکوع ۹ مین فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا یعنی مت مقرر کرو پکارنا رسول کا درمیان اپنے جیسا پکارنا بعضے تمہارے کا ہے بعض کو - یعنی جیسا تم آپس مین لوگون کو پکارتے ہو اُس طرح سے رسول کو نہ پکارو - آپنے تو اُس سے بھی گھٹا دیا - اور پارہ ۲۶ سورہ الحجرات رکوع ایک مین ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ یعنی اے مسلمانو نہ بلند کرو اپنی آوازون کو آواز نبی پر اور نہ چلا کے پکارو اُن کو کلام مین اُس طرح جیسا کہ چلا کر پکارتے ہین بعض تمہارے بعض کو - اگر ایسا کروگے تو اعمال نیک تمہارے برباد ہو جائینگے اور تم نہ جانوگے - اور فرمایا تُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ - یعنی آپ کو قوت دو اور تعظیم کرو - بعض قرات مین تعززوہ ہے یعنی عزت و توقیر کرو - کیونکہ ہم نے انکو تمام جہان کے لیے رحمت بھیجی ہے جیسا کہ فرمایا - پارہ ۱۷ سورہ انبیاء رکوع ۷ مین وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ اور یہ ایسے رسول معظم و مکرم ہین کہ آپ جن مین موجود ہون اُن پر عذاب نہین کریگا - دیکھیے پارہ ۹ سورہ انفال رکوع ۴ مین وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ اور پارہ ۲۶ سورہ الحجرات رکوع ایک مین ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ

وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ یعنی ای ایمان والو
سبقت و پیشقدمی نکرو آگے خدا کے اور اُسکے رسول کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ سُننے والا
اور جاننے والا ہے۔ صحابہ نے قربانی کرنے مین جلدی کی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم سے پہلے قربانی کردی۔ یہ فعل اللہ پاک کو ناگوار معلوم ہوا اس لیے یہ آیہ نازل ہوئی اور
فرمایا کہ اللہ و رسول کے سامنے سبقت نکرو۔ مقام غور ہے کہ رسول کے سامنے سبقت
کرنے کو اللہ پاک اپنے مقابل سبقت کرنا فرماتا ہے یعنی اللہ و رسول پر سبقت نکرو۔ وَمَا
رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۝ اور نہ پھینکا تھا تو نے جسوقت کہ پھینکا تھا
تو نے ولیکن اللہ نے پھینکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکان کے اندر تھے تو
مشرکین نے باہر سے محاصرہ کر لیا تھا اور بقصد قتل آئے تھے اُسوقت آپ حضرت علی
رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر مبارک پر سُلا کر باہر نکلے اور ایک مٹھی خاک مشرکون پر پھینک دیا
سب اندھے ہو گئے اور آپ چلے گئے اُس خاک پھینکنے کو اللہ پاک اپنا پھینکنا فرماتا ہے اور
دیکھیے پارہ ۲۶ سورہ فتح رکوع امین اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ
یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۝ یعنی بیشک وہ لوگ جو بیعت کرتے ہین تجھ سے جز این
نیست کہ وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے۔ اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھون پر ہے۔ دیکھیے آپ کی
بیعت کو اپنی بیعت اور آپکے دست مبارک کو اپنا ہاتھ فرماتا ہے۔ اور پارہ پانچ سورہ
نساء رکوع ۱۱ مین ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنی جو کوئی
کہا مانے رسول کا پس بیشک اُسنے کہا مانا اللہ کا۔ اس آیۃ مین آپکی اطاعت کو اللہ
پاک اپنی اطاعت فرماتا ہے۔ اور اللہ پاک تمام قرآن مین آپ کا نام لیکر نہین پکارتا۔
کہین پر نبی فرمایا کہین رسول کہا اور نام پاک نہ لینا دلالت کرتا ہے حضور کی کمال عظمت پر

کیونکہ نام لیکر ذکر کرنے مین ایک نوع کی تحقیر ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ پادشاہ حقیقی وہ
عظمت والا ہے کہ وہ جسکا نام لیکر ذکر کرے یا خطاب فرمائے تو اُس بندہ کو دوسرے
بندون پر بہت بڑا فضل حاصل ہوتا ہے کیونکہ حضرت کبریا نے اُسکو محبت سے یاد تو
فرمایا اور خطاب تو کیا جیسا کہ جملہ انبیا علیہم السلام جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہین۔
اللہ تعالیٰ اُنکو یاد فرماتا ہے نام لیکر اور خطاب بھی کرتا ہے اُن سے نام لیکر چنانچہ ذکر
انبیا مین فرمایا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِبْرَاهِيْمَ۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوْسٰى
یعنی یاد کرو اے رسول کتاب مین ابراہیم کو اور یاد کرو موسیٰ کو۔ اور اسی طرح خطاب
مین اُن کا نام لیا ہے اور فرمایا ہے۔ يَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ۔ يَا نُوْحُ اهْبِطْ۔ يَا
اِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا۔ يَا مُوْسٰى فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ۔ يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
پس یہ خطاب اللہ جل جلالہ کا انبیا علیہم السلام سے کہ نام اُن کا لیکر فرمایا ہے ظاہر کرتا ہے
اُنکی عظمت اور فضل کو کہ یہ وہ مقربان خاص احدیت ہین کہ شہنشاہ حقیقی اُن سے خود
کلام فرماتا ہے۔ ہمارے سردار چونکہ نبی الانبیا ہین اور اللہ کے حبیب ہین حضور کا جہان
ذکر کیا ہے وصف کے ساتھ یاد کیا ہے نام لیکر نہین ذکر فرمایا ہے اور جہان حضور سے
خطاب کیا ہے تو بھی کسی صفت عظمت کے ساتھ آپکو پکارا ہے چنانچہ یون فرمایا ہے
يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ۔ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ۔ اور کسی مقام پر خطاب بالکنایہ فرمایا ہے
جیسے طٰسٓ۔ یعنی اے سید طٰہٰ ط کے عدد ۹ ہین اور ہ کے ۵ جملہ ۱۴ ہوے۔ اور یہ
اشارہ ہے ماہ چہاردہ کی طرف چونکہ بسبب کمال لطافت اور نورانیت کے چہرۂ
انور کو بدر کامل سے تشبیہہ دی گئی ہے لہذا اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے بھی آپ سے خطاب
مین فرمایا۔ اے چودھوین رات کے چاند۔ اور کہین اللہ تعالیٰ محبت سے یون فرماتا ہے

یَا اَیُّھَا المُزمِّل - یَا اَیُّھَا المُدَّثِّر یعنی اے جھرمٹ مارنے والے - اے
جامہ مین لپٹے ہوے - وقت نزول وحی کے حضور کچھ اوڑھ لیا کرتے تھے وہ ہیئت اللہ کو
ایسی پسند آئی کہ اُسی ہیئت پر آپ کو پکارا - جو لوگ اہل محبت ہین وہ واقف ہین کہ اس خطاب
سے کیا کچھ شان محبوبیت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ظاہر ہوتی ہے - الغرض کہین اللہ تعالیٰ نے
آپکو نام مبارک لیکر مثل اور انبیاء مقربین کے خطاب نہین کیا اور نہ نام لیکر ذکر کیا - قرآن مجید
مین کل چار مقام پر نام نامی اور اسم گرامی آنحضرت ارشاد ہوا ہے مگر وہ نام بھی عظمت کے
ساتھ فرمایا ہے - اول سورۂ آل عمران مین حضور کا نام لیا مگر یہ فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا
رَسُوْلٌ - یعنی نہین ہین محمد مگر رسول اللہ کے نام مبارک کے ساتھ صفت رسالت کو مذکور کیا
دوسرے سورۂ احزاب مین - وہان یہ ارشاد کیا وَمَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا
اس آیہ شریف مین نام اقدس کے بعد اعلیٰ درجہ کی صفات عظمت حضور کی مذکور کی ترجمہ
اسکا یہ ہے کہ نہین ہین محمد باپ کسی ایک کے تمھارے مردون مین سے لیکن رسول ہین اللہ
کے اور ختم کرنے والے نبیون کے اور ہے اللہ کل شی کا عالم - اس آیہ کریمہ مین اللہ تعالیٰ
نے نفی کی کہ تمھارے رجال سے محمد کسی کے باپ نہین ہین - حالانکہ اولاد مین حضور کے
رجال تھے خود حضور کے اپنے بیٹے تھے کہ انھون نے ایام طفلی مین انتقال کیا تھا اور
اولاد دختری مین حسنین تھے کہ آنحضرت نے اُنکو اپنا بیٹا بھی کہا ہے - پس اس آیہ شریف
مین عظمت حضور کی ظاہر کی کہ محمد تمھارے رجال مین سے کسی کے باپ نہین ہین اور
جو رجال اولاد حضور مین ہین وہ رجال اللہ ہین نہ تم سے اور ظاہر ہے کہ خلقت تمام اولاد
آدم کی نطفہ سے ہوتی ہے جو شریعت مین نجس ہے اور اولاد امجاد حضور کے نطفۂ زکیہ

بنویہ سے تھے جو پاک تھا اسواسطے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ فضلات جسد اطہر حضرت
کے پاک تھے پس جب اُنکی خلقت پاک شی سے ہے اور ہماری نجس چیز سے تو ہم اور وہ
ایک کیونکر ہو سکتے ہین اور اولاد کے طاہر ہونے مین آیہ تطہیر بھی شاہد ہے پس بعد ثابت
کرنے عظمت اولاد امجاد کے اور نفی کرنے ابوت کے رجال امت سے فرمایا لیکن رسول ہین
اللہ کے یعنی تمہارے باپ نہین لیکن اللہ کیطرف سے تمہاری ہدایت کے واسطے تشریف لاے
ہین اور ختم کرنے والے ہین انبیا کے یعنی سلسلۂ نبوت کے جزو آخر ہین۔ تیسرے سورہ محمد مین
نام پاک ارشاد ہوا ہے وہان یہ فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا
بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ
بَالَهُمْ۔ ترجمہ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ایمان لائے اُس چیز پر
جو نازل کیگئی ہے محمد پر اور وہ حق ہے اُنکے رب کی طرف سے دور کیا اُنسے برائیون کو
اور درست کیا اُنکے حالون کو۔ اِس آیہ شریف مین نام پاک حضور کا فرمایا۔ مگر ساتھ اُسکے
اسقدر آنحضرت کی عظمت کو ظاہر کیا کہ آپکے دین مین داخل ہونیوالون کی نسبت مین فرمایا
کہ دور کیا اُنسے برائیون کو اور درست کیا اُنکے حالون کو۔ اِس ارشاد سے کیا کچھ عنایت
خدا امت محمدی پر ظاہر ہوئی۔ اور چوتھے سورۂ فتح مین نام حضور کا آیا ہے وہان یہ ارشاد
فرمایا ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَيْنَهُمْ۔ یعنی محمد رسول ہین اللہ کے اور ساتھی اُنکے یعنی صحابہ سخت ترین کفار پر اور
رحیم ہین آپس مین۔ اِس آیہ پاک مین بھی اللہ تعالی نے حضور کا نام مبارک خالی نہین لیا
لفظ رسول ساتھ اُسکے ملادیا اور بعد اُسکے تعریف اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ثابت کردیا کہ آنحضرت ایسے ہمارے محبوب ہین کہ ہم اُنکے ہمراہیون کی مدح کرتے ہین پس

اس آیہ شریف مین فضل صحابہ کو ثابت کیا جیسے کہ اول کی آیت مین فضل اولاد امجاد آنحضرت کو ظاہر کیا تھا پس یہ برتاؤ جو اللہ کا دوسرے انبیا اور حضرت جناب رسالت مآب کے ساتھ قرآن مجید سے نقل کیا گیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اور انبیا اللہ کے مقرب اور برگزیدہ ہین مگر جناب رسالت کی اور ہی شان ہے اللہ کے ساتھ وہ سب اللہ کے عاشق ہین اور ہمارے نبی اللہ کے محبوب ہین لہذا اللہ تعالی مثل اور انبیا کے برتاؤ حضور کے ساتھ نہین کرتا ہے۔

کس منھ سے اُسکی شوکت و عظمت کا ہو بیان | جس پر خدای پاک سدا ہو درود خوان
قرآن مین گرچہ خالق اکبر نے جا بجا | اور انبیا کا ذکر ہے اکثر بیان کیا
پر نام لے کے اُنکو فقط یاد کر لیا | القاب اور کچھ بھی مقرر نہین کیا
رتبہ تو دیکھنا مرے عالی جناب کا | جس جا پہ ذکر قبلۂ عالم کا آ گیا
نام شریف حق نے لیا گرچہ جا بجا | پر ہر جگہ خطاب و لقب یک ملا ہوا
کس کس محبتون سے خدا ہے پکارتا | یٰسٓ کہین کہا کہین طٰہٰ اُسے کہا
یا ایہا النبی سے ملقب کہین کیا | گہ ایہا الرسول خطاب اُس کو دیدیا
داعی کہین کہا تو مبشر کہین کہا | شاہد کہین کہا تو مدثر کہین کہا
ہے ایک جا بشیر تو آیا کہین نذیر | لکھا کہین سراج تو ہے ایک جا منیر
اللہ رے برگزیدگی و عزت و وقار | کیا کیا خطاب دیتا ہے خلاق کردگار

اسی واسطے اللہ پاک ہم سب مسلمانون کو تعلیم فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ یعنی اللہ اور اُسکے فرشتے درود بھیجتے ہین نبی پر اے مومنو تم بھی درود و سلام بھیجو اُن پر

دیکھیے حضور کے اظہار عظمت کے واسطے اللہ تعالیٰ نے آیہ درود مین بھی لفظ نبی کا فرمایا اور نیز آپ نے فعل سے ہمارے خدا نے ہمکو تعلیم کیا کہ جب ہم مالک اور خالق ہوکر اُس بندۂ برگزیدہ کا نام نہین لیتے اور رسُل اور مقربین کے ذکر اُن کا نہین کرتے تو تمکو کس قدر حفظ مرتبت اور تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرنا چاہیے لہذا ہمکو لازم ہے کہ جب ہم حضور کا ذکر کرین تعظیم کے ساتھ کرین اور نام مبارک کو بضرورت اگر لین تو کلمات تعظیم ملا کر لین اور صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لیا کرین -

قولہ رسول سلام علیہ تو صرف پیغام پہونچانے والے تھے - نہ کہ دین مین تصرف و مداخلت کرنیوالے - بات یہ ہے کہ جس نے رسول کے معنی سمجھ لیے اُسنے سب کچھ سمجھ لیا -

اقول آپکے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ چٹھی رسان کے برابر ہین کہ خط پہونچادیا اُسمین تصرف و مداخلت کا اسکو اختیار نہین - یہی معنی آپنے سمجھ لیا اور سب کچھ سمجھ لیا - ہم مسلمانون کے نزدیک رسول اگرچہ پیغامبر ہین لیکن بموجب اِس مصرعہ کے ع زبانی حال کہدینا تو جا کر نامہ بر پہلے ؛ آپ نامہ بھی لائے اور زبانی حال بھی لائے - کیونکہ جسکا نامہ لائے اُسنے تمام دنیا و آخرت کا حال ازل سے ابدتک کا بتادیا اور عمدہ تعلیم دیکر اپنا حبیب مختار بنا کر بھیجا اور شب معراج مین بلا کر مشاہدہ بھی کرایا اور وہین نماز بھی فرض ہوئی تاکہ آپکی امت بھی اس نعمت عظمیٰ مین شریک ہو چنانچہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت کا فرمان ہے - اور نماز کی کیفیت سے آپ بخوبی ماہر ہین اِسوجہ سے اللہ پاک نے اقم الصلوۃ فرمایا - اُسکی تفصیل و طریقہ نہین بتایا - کیونکہ جن سے خطاب ہوا وہ واقف ہین اُسکی تفصیل کرنا تحصیل حاصل ہے -

اِسی لیے اطاعت و تبعیت رسول کا حکم ہمارے لیے کافی ہے چنانچہ اُسنے

فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ - یعنی کہدو اے رسول
مومنون سے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو ہماری پیروی کرو اللہ تمکو دوست رکھیگا
پس ہم لوگ رسول پاک کو ایسا سمجھتے ہین جیسا کہ بادشاہ لوگ اپنا سفیر معزز کسی غیر بادشاہت
مین بھیجتے ہین اور وہ اپنے بادشاہ کا ہمراز ہوتا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
احکم الحاکمین ورب العالمین کے سفیر رحمۃ للعالمین اور مختار کل ورازدار جزو کل ہوکر
تشریف لائے - آپ معلم وحکیم اور تہذیب سکھانیوالے اور خالق عالم سے تعلیم وافی و
کافی پاکر واسطے ہدایت عالم کے آئے اور خاتم النبیین کا خطاب پایا اور آپکی عظمت و
بزرگی مختصراً پہلے اوپر بیان کی گئی ہے - پس اللہ پاک نے اپنے نامہ فیض شمامہ مین اپنے
تمام بندون کو سمجھا دیا اور ایک مرتبہ نہین بار بار اتباع واطاعت رسول کا حکم تاکیدی
دیا - بلکہ عصیان ونافرمانی کی وعید فرمائی -

اب مین مولانا سے پوچھتا ہون کہ قرآن پاک مین اللہ پاک نے فرمایا كُلُوْا
وَاشْرَبُوْا یعنی کھاؤ اور پیو - بس آپ سوکر اٹھے اور کھانا کھالیا - پانی پی لیا -
بس اللہ اللہ خیر صلاح - نہ آپنے ہاتھ دھویا نہ منہ دھویا نہ مسواک کیا نہ کھانا کھانے
کے بعد منہ ہاتھ دھویا - اگر ایسا کیا تو یہ تہذیب وصفائی آپکو کس نے سکھائی - قرآن
مین تو کہین ذکر نہین یہ سب تعلیم رسول کی ہے اگر آپ اس سے انکار کرین اور محض عامل بالقرآن
بنین تو آپ مین صفائی وطہارت بھی خوب ہوگی - اللہ پاک نے قرآن مین فرمایا نماز پڑھو
یہ نہین بتایا کہ کس طرح پڑھو اور کے رکعت پڑھو اور کب کب پڑھو اور اسمین کیا کیا
پڑھو - اس لیے کہ یہ کام نبی کا ہے وہ طریقہ سب بتادینگے - اسی لیے پہلے ایمان
مین ہم سے یہ اقرار لیا گیا کہ کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ - یعنی اللہ اور رسول دونون

پر ایمان لاؤ اگر اللہ پر ایمان لائیں اور رسول پر ایمان نہ لائیں تو مومن نہیں - دیکھیے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا - وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا - یعنی اے نبی ہمنے تجھکو چراغ روشن شاہد و بشیر و نذیر و داعی الی اللہ کرکے بھیجا ہے اور دوسرے مقام مین فرمایا ہے قُلْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ یعنی ای نبی کہدے کہ مین اور میرے تابعین علی وجہ البصیرۃ داعی الی الحق ہین پس خداتعالی نے جیسا کہ بنی آدم کی ظاہر بینائی کے لیے اپنی صفت نور سے ایک سراج منیر (سورج) بنایا ہے ایسا ہی اُسنے اپنی صفت نور سے ایک روحانی سراج منیر منور کرکے ہماری روحانیت کے روشن کرنے کے لیے ہمین عطا کیا ہے جوکہ نور الٰہی سے ممدود ہے اور وہ آنحضرت صلعم کی ذات بابرکات ہے -

تا نہ نور احمد آید چارہ گر | کس نگردد ز تاریکی بدر
از طفیل اوست نور ہر نبی | نام ہر مرسل بنام او جلی
آن کتابی ہیچو خود داد ش خدا | کز رخش روشن شد این ظلمت سرا
مصطفےٰ آئینۂ روی خداست | منعکس در وے ہمہ خوے خداست
گر ندیدستی خدا او را بہ بین | من رانی قد رای الحق این یقین
مصطفےٰ مہر درخشان خداست | بر عدوش لعنت ارض و سماست
می درخشد رشے حق در روے او | نور حق آید ز بام کوے او
اے خدائے چارۂ آزار ما | کن شفاعتہاے او در کار ما
ہر کہ مہرش در دل و جانش فتد | ناگہان جانے در ایمانش فتد
کے ز تاریکی بر آید آن غراب | کو رمد زین مشرق صدق و صواب

ہر کہ در راہ محمد زد قدم　　ابنیا را شد مثیل آن محترم

قولہ قُلْ انما امرت ان اتلو القرآن - یعنی کہدے اے رسول مین پس یہ حکم دیا گیا ہون کہ قرآن کے سوا کچھ نہ پڑھون - **اقول** آپنے قرآن کے سوا اور کتابون کے پڑھنے کی نفی کہان سے نکالی - اِس آیہ مین انما اُمِرتُ کے حصر کے لیے ہے - نہ کہ اتلو کے لیے - اسکا ترجمہ تو یہ ہے جزین نیست کہ مجھے حکم دیا گیا قرآن پڑھنے کا یعنی تلاوت قرآن کے لیے مین ضرور مامور ہون -

اگر آپ کا ترجمہ تسلیم کر لیا جائے تو جتنے عجمی مسلمان ہین وہ سب جاہل محض رہے جاتے ہین - کیونکہ بقول آپکے سوائے قرآن کے دوسری کتاب مذہبی جان کر پڑھنا شرک ہے اور اُس پر اصرار کفر ہے تو جولا ہے جو محض حافظ قرآن ہین اور سوائے قرآن کے دوسری کوئی کتاب نہین پڑھی تو بیشک وہ مومن سہم با مسمّیٰ ہین - لیکن وہ نہین جانتے کہ قرآن مین کیا ہے - صرف الفاظ بے معنی کے حافظ ہین - ہان اگر اہل عرب جنکی زبان مین قرآن نازل ہوا ہے وہ ایسا کرین تو ہوسکتا ہے لیکن وہ بھی اسکے مضامین سمجھنے مین معلم (رسول) کے محتاج ہین - بغیر تفسیر کے صحیح مطلب نہین سمجھ سکتے - ہم ہندوستانی آدمی کہ اُردو ہماری مادری زبان ہے اور اُسی اُردو زبان مین غالب کا دیوان ہے - اُسکے مضامین سمجھنے مین قاصر ہین - جسکے لیے آپنے اُس دیوان کی شرح لکھی - اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ اُردو کتاب کے سمجھنے مین ہم اُردو دان شرح اور اُستاد کے محتاج ہین پھر قرآن کے مطلب سمجھنے مین جو کہ ہماری زبان نہین تفسیر و اُستاد کے محتاج نہ ہون گے - آپ ہی فرمائیے کہ قصائد خاقانی - و دیوان غالب کی جو شرح آپنے لکھی ہے وہ قصائد خاقانی و دیوان غالب ہی ہے یا دوسری کتاب ہے - قرآن کی تفسیر قرآن ہی کہلائے گی یا دوسری کتاب ہے - ہندوستانی

آدمی جو بی-اے کی ڈگری حاصل کیے ہو وہ کسی انگریز (جو اہل زبان ہو اور ذی علم بھی ہو) کے سامنے بول سکتا ہے یا انگریزی زبان کی کتاب کسی ہندوستانی کو جو انگریزی نہ پڑھے ہو دیدیجیے اور کہیے کہ اسکا مطلب بتاؤ- اُسوقت یہ حال کھلے گا- ہم ہندوستانیون کو آپ فرماتے ہین کہ سوائے قرآن کے دوسری کتاب مذہبی جان کر پڑھنا شرک و کفر ہے یہ کسقدر بے معنی بات ہے ہمکو قرآن کا مطلب بغیر اُستاد کے یعنی حدیث و تفسیر و قواعد و علم بلاغت و معانی و علم فرائض وغیرہ کے معلوم نہین ہو سکتا اور جن سے قرآن کے معنی و مطلب حاصل ہون وہ سب قرآن سے باہر نہین ہین جیسے شرح خاقانی جو آپنے لکھی ہے وہ خاقانی ہی ہے- مولانا مین آپ سے پوچھتا ہون کہ اس آیہ انما امرت کا ترجمہ آپنے کہان سے معلوم کیا محض قرآن سے سمجھا تو محض غلط ہے کیونکہ بغیر قواعد پڑھے اسکا ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ اِنّ بمعنی تحقیق ما امرت بمعنی نہین حکم دیا گیا مین آنْ = اِس بات کا آتلو القرآن = پڑھون مین قرآن یعنی تحقیق نہین حکم دیا گیا مجھکو قرآن پڑھنے کا- فرمائیے اب ترجمہ صحیح ہوا- سوائے قرآن کے دوسری کتاب نہ پڑھنے سے کیونکر قرآن پڑھ سکتے ہین اور سمجھ سکتے ہین- آپکی خواہش یہ ہے کہ مذہبی کتاب سوائے قرآن کے دوسری نہین ہے- اسی کو حافظون کی طرح الفاظ پڑھو اور معانی و مطالب سمجھو ورنہ مشرک و کافر ہو جاؤ گے- فرمائیے آپ علم دین کی اشاعت کرتے ہین یا ابطال-

قولہ احادیث کو کوئی مسلمان نہین مانتا **اقول** سوائے آپکے جسقدر فرقے مسلمانون مین ہوے سب احادیث کو مانتے ہین- مثلاً دس لاکھ حدیث مین ایک لاکھ مختلف فیہ ہوگی باقی نو لاکھ حدیث متفق علیہ ہوئی- جو فرقہ حدیث کو نہ مانے وہ مسلمان نہین کیونکہ اُسنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے اور اللہ کے حکم سے انکار کیا اور قرآن کے

مطلب غلط سمجھنے سے گمراہ ہوا - جو حدیث قرآن سے موافقت و مطابقت رکھتی ہے وہ سب کے نزدیک صحیح ہے جو قرآن کے خلاف ہو وہ حدیث نہ مانیے - احادیث کے پرکھنے والے اور جانچنے والے ائمہ مجتہدین گذر چکے انھون نے قرآن و حدیث و اجماع سے تحقیق کر کے قانون شریعت مقرر کر دیا بلکہ جو باتین ان تین مین نہ پائین اُنھین ان تینون کے مسائل پر قیاس کر کے ایک صورت معین کر دی اور یہی مذہب ہوگیا ان مین سے جس امام کی پیروی چاہے کرے - اُن چارون اماموں مین جو اختلاف ہے وہ صحابہ کا اختلاف ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم یعنی میرے صحابہ مثل ستارون کے ہین اُنمین سے جنکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے - اسوجہ سے ہر ایک امام کا طریقہ برحق ہے لیکن حضرت نے بایہم فرمایا ہے یعنی اُنمین ایک کی پیروی کرو - کل کی پیروی مین اختلاف ہوگا اور وہ باعث انتشار ہے پس ایک ہی کی پیروی بہتر ہے اب زیادہ کہان تک لکھون - فقط

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ

مطابق ۲۱ مئی ۱۹۱۳ع



تمام شد

اور ترکیب نحوی سے پوری واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ قیمت فی جلد ۲ر

تسہیل القواعد حصۂ اول

یہ کتاب فارسی قواعد کی ہے وہ تسہیل القواعد نہین ہے جو اُردو کے طلبا کو لور کلاس مین پڑھائی جاتی ہے اس حصہ مین فارسی صرف و نحو کا قاعدہ اُردو زبان مین مختصر طور پر بتایا گیا ہے اور ترکیب نحوی زیادہ تفصیل سے بتائی گئی ہے۔ نہایت آسانی سے مشکل سے مشکل فارسی کی ترکیب جلد آجاتی ہے اور عروض مین ضروری باتین جو امتحان کے متعلق ہین وہ بھی ہین۔ اور خط لکھنے کا طریقہ بتایا گیا ہی۔ قیمت ۳ر

تسہیل القواعد حصہ دوم

اِسمین الفاظ عربی جو فارسی مین آتی ہین اُنکا مادّہ اور جمع بنانے کا قاعدہ بتایا گیا ہے اور شیخ سعدی رح و فردوسی رح و حافظ و جامی رح و انوری رح و مصنف انوار سہیلی و علی حزین و عمر خیام وغیرہ کی سوانح عمری اور اُنکے تصنیفات کے نام۔ اور رقم مین روپیہ کے اعداد ایک سے لاکھون تک اور آنہ پائی دمڑی چھدام و بسیہ و ٹکہ و بگہہ و بسوہ و من و چھٹانک و سیر وغیرہ لکھنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

توشۂ آخرت دربیان برزخ و قیامت

یہ کتاب مذہبی ہے مسلمانون کے کام کی ہے اُردو زبان مین قرآن و حدیث و مستند کتابون سے لکھی ہے اور حوالہ کتابون کا بھی دیا ہے۔ یہ کتاب وسیلہ اور ذریعہ ہے نجات و دخول جنت کا۔ چونکہ اب مانہ علم انگریزی کا ہے تمام مسلمان اپنے دین و مذہب سے ناواقف رہے جاتے ہین۔ اُنکے لیے یہ کتاب بہت مفید ہی سہل و آسان طریقہ سے اپنے خاتمہ بخیر ہونے کا بھی سبب حاصل کرین۔ زندگی کا اعتبار نہین۔ دنیا بھی حاصل کرین اور آخرت کو ہاتھ سے نہ دین۔ یہ کتاب قابل دید ہے مسلمانون کے لیے مفید ہے اس کتاب مین ۱۲۸ صفحہ ہے۔

اسوقت حضرت امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی شہادت و اہلبیت کے فضائل مین اکار العینین فی شہادت الحسنین چھپوانا ہے اسوجہ سے اِسکی قیمت مین رعایت کردیگئی۔ تاکہ جلد سب کتابین نکلجائین مسلمانون کو اِسکی خریداری مین اس رعایت پر جلدی کرنا چاہیے۔ ایسی مفید و دلچسپ و کار آمد کتاب پھر نہ ملیگی۔ اب تھوڑی جلدین رہ گئی ہین اور دوبارہ چھپوانے کا ارادہ بھی نہین ہے اصلی قیمت ۸ر تھی۔ بعد کو ۶ر ہوئی۔ اب فی جلد ۴ر ہے۔ چونکہ یہ کتاب مذہبی دینیات مین ہی۔ اسمین رعایت بغرض ثواب کیگئی۔ ان سب کتابونمین محصول ذمہ خریدار ہے۔

المشتہر۔ عطا محمد ہیڈ مولوی جوبلی ہائی اسکول گورکھپور

اعلان

جن اصحاب کو اِس
کتاب کی ضرورت ہو وہ چار آنہ
قیمت بھیجکر کتاب ہذا کو خاکسار
مصنف سے طلب فرمالین اور
کوئی صاحب بغیر اجازت خاکسار
مصنف اس کتاب کو طبع نفرمائین۔
ورنہ نقصان اُٹھائینگے

خاکسار
ابو سعید
عطا محمد ہیڈ مولوی جوبلی ہائی اسکول
گورکھپور مصنف
کتاب
ہذا

پرنٹر حکیم برہم۔ پبلیشر مولوی عطا محمد

